مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

۱۰ تا ۱۶ رمضان ۱۴۰۵ھ
مطابق
۳۱ مئی تا ۱۶ جون ۱۹۸۵ء

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

رب العالمین ۝ الرحمن الرحیم

شمارہ ۱

جلد نمبر ۴

خصائل نبوی ۳

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمٰن بن مهدی حدثنا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن علقمة قال سألت عائشة اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخص من الایام شیئاً قالت کان عمله دیمة و ایکم یطیق ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیق۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایام کو عبادت کے لیے مخصوص فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ (نہیں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال دائمی ہوتے تھے تم میں سے کون طاقت رکھتا ہے جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے۔

فائدہ یعنی کسی دن کو کسی عبادت کے ساتھ مخصوص فرما لیتے ہوں مثلاً پیر کا دن روزہ کے ساتھ مخصوص ہو کر ہر پیر کو روزہ رکھتے ہوں کبھی افطار نہ فرماتے ہوں یا یہ کہ پیر کے علاوہ روزہ نہ رکھتے ہوں۔ یہ دونوں باتیں نہ تھیں۔ البتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جو کام شروع فرماتے اس پر مداومت فرماتے تھے۔ تم لوگ اس قدر مداومت اور اہتمام کی طاقت نہیں رکھتے جتنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے معمولات کا اہتمام فرماتے تھے کہ جو معمول کسی عذر سے رہ جاتا دوسرے وقت اس کو پورا فرماتے جیسا کہ شعبان کے روزوں کے بیان میں گزرا۔ حاصل یہ کہ اس حیثیت سے تخصیص نہ تھی کہ وہ عمل اسی دن کیا جاتے اور اس دن میں دوسرا عمل نہ کیا جائے البتہ معمولات کے پورا کرنے میں اہتمام تھا جن میں خاص ایام کے روزے بھی داخل ہیں۔ اس تقریر پر یہ اشکال نہیں بلکہ خود حضرت عائشہ سے گزشتہ حدیث میں پیر جمعرات کے روزے کا اہتمام گذر چکا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق یہ ہے کہ یہ سوال جواب ان تین روزوں کے متعلق ہے جو ہر ماہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھنے کا معمول تھا جن کا ذکر گزشتہ حدیث میں گزرا۔ اس صورت میں کوئی اشکال ہی نہیں ہے

حدثنا ھارون بن اسحٰق حدثنا عبدة عن ھشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی امرأة فقال من ھذہ قلت فلانة لا تنام اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم من الاعمال ما تطیقون فواللہ لا یمل حتیٰ تملوا وکان احب ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یدوم علیه صاحبه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف لائے تو میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا فلاں عورت جو رات بھر نہیں سوتیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوافل اس قدر اختیار کرنا چاہیے جن کا تحمل ہو سکے حق تعالیٰ شانہٗ ثواب دینے سے نہیں گھبراتے یہاں تک کہ تم عمل کرنے سے گھبرا جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی عمل زیادہ پسند تھا جس پر آدمی نباہ کر سکے۔

فائدہ یہ صحابیہ حضرت حولاء رضی اللہ عنہا تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عبادت کا ولولہ اور جوش تھا۔ حدیث کی کتابوں میں بہت سے قصے اس قسم کے ذکر ہیں کہ ان حضرات کا شوق ان کو حد سے زیادہ مجاہدہ پر مجبور کرتا تھا۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتدال کی نصیحت فرماتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ایک مشہور صحابی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۲۶ پر)

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

ختم نبوت

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

١٠ تا ١٦ رمضان ١٤٠٥ھ
مطابق
٣١ مئی تا ٦ جون ١٩٨٥ء

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی۔

١- خصائل نبوی ۴
٢- ابتدائیہ ۵
٣- پانچ باتوں میں امتیاز ۷
۴- غزوۂ بدر ۸
۵- کلمہ دشمنی ۱۰
٦- ایک مسلمان کو شہید کردیا ۱۳
۷- آپ کے مسائل ۱۴
۸- دورہ افریقہ ۱٦
۹- بزم ختم نبوت ۱۸
۱۰- اخبار ختم نبوت ۲۰
۱۱- نئی مطبوعات ۲۴

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد، راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
لاہور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمٰن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد دانا
پشاور	نور الحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خاں	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنری	ایم عبدالواحد
نواب شاہ	محمد مجید مدنی
سکھر	ایچ - غلام محمد

بدل اشتراک

سالانہ ۷۰ روپے ششماہی ۴۰ روپے
سہ ماہی / ۲۰ روپے
فی پرچہ
دو روپے
فون نمبر
۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
گرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خاں

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی سے چھپوا کر A/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

اسٹیشن پر ظلم و بربریت کا بھرپور طاقت سے مظاہرہ کیا وہ اہل وطن پر پوشیدہ نہیں ۔ اس کے بعد کیا ہوا ـــــــ مختصر یہ کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوگیا ۔ پوری ملت کی ایک ہی آواز تھی ۔ مسلمانان پاکستان نے اتحاد و یگانگت کی فضا قائم کی اور یوں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیت کا ناپاک وجود ملت اسلامیہ سے کاٹ کر رکھ دیا ۔

قادیانی طویل عرصہ سے مسلمانوں میں گھسے ہوئے تھے اور سیاسی فوائد حاصل کر رہے تھے ۔ اس عظیم تحریک نے ملت میں بیداری پیدا کی پوری امت پر قادیانیت کی حقیقت واضح ہوگئی ۔ عالم اسلام نے قومی اسمبلی کے فیصلے کا خیر مقدم کیا آج الحمدللہ پوری دنیا میں قادیانیت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔

اپریل ۸۴ء میں قادیانی آرڈی ننس کا نفاذ ہوا ۔ قادیانیت ایک بار پھر ذلیل و خوار ہوئی ۔ یہاں ان بارہ ہزار شہداء کا ذکر نہ کرنا ظلم ہوگا جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران حضور ختمی مرتبت (فداابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور خون کا نذرانہ پیش کیا اور دنیا پر واضح کر دیا کہ ؎

نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایمان ہے ۔
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایمان ہے ۔

ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء ۲۹ مئی کو اسی لئے کیا تھا کہ اس دن ایک مقدس تحریک نے جنم لیا تھا اور جب بھی یہ دن آئے گا ـــــــ ختم نبوت کے مجاہدوں کے لیے ایک نیا پیغام ساتھ لائے گا ۔

ہم ان شہدائے ختم نبوت کو سلام کرتے ہیں جنہوں نے اس راہ میں قربانیاں دیں اور عہد کرتے ہیں کہ ان کے خون سے غداری نہیں کریں گے اور یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ ، اسلام اور پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنی جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے ۔

ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ دن ضرور طلوع ہوگا جس دن باطل کا خاتمہ ہوگا اور مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کی امت جو دن رات ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس سے کھیل رہی ہے ۔ اس دنیا سے نیست و نابود ہو جائے گی اور یا پھر مرزا طاہر کی طرح راہ فرار اختیار کرے گی ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل
کان زھوقا ط

الصوم

قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العزیز

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام

کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات

ہفت روزہ ختم نبوت کا چوتھا سال

اور ہمارا عہد

عقیدۂ ختم نبوت ـــــــ اسلام کا بنیادی جزو ، مذہب کی روح ، دین کی امانت ، وحدت پاکستان کی علامت اتحاد و یگانگت اور استحکام پاکستان کی ضمانت ہے۔

ہم نے ختم نبوت کے اس عظیم مشن اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی غرض سے آج سے ٹھیک تین سال پہلے "ختم نبوت" کا اجراء کیا تھا جو بحمد اللہ اس شمارے سے چوتھے سال میں داخل ہو گیا۔

۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو ہم نے یہ سفر بے سرو سامانی کے عالم میں محض رب کریم کے بھروسے پر شروع کیا تھا کئی مشکلات پیش نظر تھیں ۔ خوب سے خوب تر بنانے کی فکر الگ ـــــــ اللہ نے ہماری مساعی کو قبول فرمایا جس کا جیتا جاگتا ثبوت یہ شمارہ ہے ۔ نیا انداز ، جدید طرز ، پہلے سے شاندار روپ ـــــــ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔

"ختم نبوت" ـــــــ اب بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکا ہے ۔ الحمد للہ ! اندرون ملک اس کی زبردست مانگ ہے ۔ بیرونی دنیا خصوصاً مشرق اوسط ، افریقہ ، امریکہ ، کینیڈا ، یورپ کے علاوہ ایشیا کے بہت سے ممالک میں اسے بے حد پسند کیا گیا۔

"ختم نبوت" نے جس سرعت کے ساتھ اپنا مقام حاصل کیا ہے ـــــــ اس پر ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں ۔ جہاں ملت اسلامیہ کے ایک ایک فرد نے استقبال کیا وہاں کفر کے ایوانوں میں زلزلہ طاری ہوگیا ۔ خصوصاً مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کی امت تلملا اٹھی ۔

ہم اس موقعہ پر ان تمام احباب کے ممنون و مشکور ہیں ۔ جنہوں نے کسی بھی صورت میں ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی ہمارے ساتھ تعاون جاری رکھیں گے تاکہ ہم پوری قوت سے باغیان ختم نبوت سے مقابلہ کر سکیں ۔

---

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء تاریخ اسلام میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ قادیانی ٹولہ نے جس طرح ربوہ ریلوے

حافظ لدھیانوی

نعت شریف

مری جاں جسم سے جس دم جدا ہو — لبوں پر نغمۂ صلِّ علیٰ ہو
مرے سر پر بھی چادر ہو کرم کی — مرے سر پر بھی رحمت کی گھٹا ہو
تمہارے دم سے قائم بزمِ ہستی — تمہی تکوینِ عالم کی ضیا ہو!
نظر جس وقت دیکھے سبز گنبد — تو بارانِ کرم کا سلسلہ ہو
وجودِ پاک سے روشن ہے عالم — ازل سے تاجدارِ انبیاؑ ہو!
بہت دکھ زندگی کے سہہ چکا ہوں — قرارِ جان و دل مجھ کو عطا ہو
ہیں شاہانِ زمانہ اس کے محتاج — تمہارے آستاں کا جو گدا ہو
کہاں میں اور کہاں نعتِ پیمبرؐ — مگر سرکارؐ سے جو کچھ عطا ہو

خدایا حافظِ عاصی کی ہر نعت
قبولِ بارگاہِ مصطفےٰؐ ہو!

مولانا قاری بشیر احمد کراچی

امت محمدیہ کو دوسری امتوں سے

پانچ باتوں میں امتیاز

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو اللہ تعالیٰ نے پانچ باتیں عطا فرمائیں ہیں جو کسی نبی کی امت کو نہیں دی گئیں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شام کے وقت (کی) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزہ دار کے لیے فرشتے دن رات استغفار کرتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت کو روزہ دار بندوں کے لیے آراستہ پیراستہ ہونے کا حکم دیتا ہے۔

پانچویں بات یہ ہے، رمضان کی جب آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

صحابہ میں سے کسی صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہی مغفرت والی رات شب قدر ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ مزدور... کام کرتے ہیں اور جب وہ کام سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو مزدوری دی جاتی ہے۔ ایسے ہی روزہ داروں کو ان کی محنت کا بدلہ دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے اور خدا کی رضا اور خوشنودی وہ علیحدہ رہی۔

(بیہقی)

ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ جب کوئی مسلمان اس طرح روزہ رکھے کہ جھوٹ بولے نہ کسی کی غیبت کرے، اور حلال روزی سے افطار کرے، اور رات کی اندھیریوں میں اٹھ کر نماز کے لیے جانے کی کوشش کرے، اور رمضان کے سب آداب کا لحاظ رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر نکل جائے گا جیسے سانپ کینچلی سے نکل جاتا ہے۔ (ابوالشیخ)

روزہ نہ رکھنے پر وعید

آپ نے روزہ کی فضیلت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کا مطالعہ فرمایا، اب ہم کچھ حدیثیں وہ بیان کرتے ہیں کہ جن میں روزہ نہ رکھنے پر وعید بیان کی گئی ہے۔

۱۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من افطر يوما من رمضان غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله و ان صامه۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان کا (صرف) ایک روزہ (قصداً) بغیر شرعی عذر کے نہ رکھے تو اس کا بدلہ تمام عمر روزے رکھنے سے بھی نہیں ہو سکتا۔"

اس حدیث کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا کسی مجبوری کے چھوڑ دیا تو اس کی قضا نہیں ہو سکتی، چاہے ساری عمر روزے رکھتا ہے (یعنی وہ فضیلت جو روزہ چھوڑنے سے فوت ہوئی ہے حاصل نہیں ہو سکتی)۔

۲۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے

باقی صفحہ ۲۶ پر

از مولانا عبدالرؤف

غزوۂ بدر

پہلا غزوہ جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح سے نوازا

غزوہ بدر

رمضان شریف میں غزوہ بدر واقع ہوا۔ یہ پہلا غزوہ ہے جس میں کفار قریش کا مسلمانوں سے بڑا مقابلہ ہوا۔ اور عظیم الشان فتح حاصل ہونے کے بعد اسلام کی حالت میں بہت بڑا تغیر واقع ہوگیا۔ سورۃ انفال میں تفصیلاً اور دوسرے مقامات میں اجمالاً اللہ پاک نے اس غزوہ کا ذکر کیا ہے اور اس فتح کو مسلمانوں پر خدا کا احسان جتایا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔

تیاری

قریش کا قافلہ جو شام گیا تھا اور جس کی تلاش میں حضورؐ ذی العشیرہ تک گئے تھے۔ خبر ملی کہ وہ قافلہ شام سے لوٹا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قافلہ کے ساتھ ابوسفیان بن حرب۔ مخرمہ بن نوفل۔ عمرو بن العاص وغیرہ تیس یا چالیس آدمی ہیں اور قریش کا مال تجارت جو ان کے شامل ہے وہ بہت زیادہ ہے حضورؐ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ یہ قریش کا قافلہ ہے جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکال دیا ہے اور تمہارے اموال پر ناجائز قبضہ کرلیا ہے چلو شاید اللہ پاک اس کا بدلہ تم کو دلادے او کما قال

روانگی

مسلمان بڑی عجلت کے ساتھ چل پڑے۔ جو جس حال میں تھا روانہ ہوگیا صرف تین گھوڑے تھے۔ ایک حضرت زبیر بن العوامؓ کا۔ ایک حضرت مقداد بن الاسودؓ کا۔ ایک مرثد بن ابی مرثدؓ الغنوی کا۔ ستر اونٹ تھے ایک ایک اونٹ پر کئی کئی آدمی سوار ہو گئے۔ اس طرح تین سو سے کچھ زیادہ آدمی روانہ ہوئے کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی بڑی جنگ ہوگی۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ پیر کے دن رمضان شریف کی آٹھ تاریخ کو آپ مدینہ سے روانہ ہوئے نماز کے لیے حضرت ابن ام کلثومؓ کو امام مقرر کر دیا۔ جب روحاء میں پہنچے تو وہاں سے ابولبابہ بن المنذرؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کر کے بھیج دیا۔ لوا سفید حضرت مصعبؓ ابن عمیر کو ملا دو سیاہ رایہ تھا۔ ایک جس کا نام العقاب تھا وہ حضرت علیؓ کو۔ اور ایک انصار کا تھا وہ حضرت سعد بن معاذؓ کو ملا۔ اور ساقہ پر قیس بن صعصعہؓ مقرر کئے گئے۔ اس طرح منزل بمنزل جب مقام صفراء میں پہنچے تو وہاں سے بسبس بن عمرو الجہنیؓ اور عدیؓ بن ابی الزغباء کو آپ نے بدر کی طرف بھیجا تا کہ قافلہ کا پتہ لگائیں کہ وہ کدھر ہے۔

ابوسفیان کا انتظام

قریش کے مخبر بھی لگے ہوئے تھے جب آپ مدینہ سے روانہ ہوئے تو ابوسفیان کو اس کی خبر مل گئی۔ اس نے ضمضم بن عمرو الغفاری کو اجرت پر مقرر کرکے مکہ بھیجا کہ قریش کو خبر کر دیں تاکہ وہ اپنا قافلہ بچائیں۔ اور خود راستہ بدل کر قافلہ کو دریا کی جانب لے کر روانہ ہوا۔

ضمضم جب مکہ میں پہنچا تو اس وقت کے قاعدہ کے موافق بطن وادی میں اونٹ پر کھڑا ہوا قمیض کو پھاڑ ڈالا اور چلایا کہ اے قریش جلدی کرو۔ ابوسفیان کے ساتھ تمہارے اموال ہیں اور محمدؐ نے راستہ روکا ہے امید نہیں کہ بچا سکو جلدی کرو جلدی الغوث الغوث۔

قریش کا جوش

جب مکہ میں آوازہ پہنچی تو ہلچل مچ گئی بطون مکہ میں سے سوائے بنی عدی کے سب نکل آئے۔ اشراف مکہ میں سے ایک ابولہب تو نہ آیا ورنہ سب کے سب نکل آئے۔ اور بڑی شان و شوکت سے زینیں لے لیکر اور پوری طرح مسلح ہو کر نکلے۔ اور چونکہ ابھی نخلہ کا واقعہ تازہ تھا جس میں عمرو بن الحضرمی مارا گیا تھا اور اس کا سامان قافلہ مسلمان لے گئے تھے۔ اس لیے جوش انتقام ان میں بڑے شدت کا تھا۔

قریش کی خبر اور مشورہ

حضورؐ مقام صفراء سے آگے بڑھ کر ایک وادی میں پہنچے جس کا نام ذفران تھا تو آپ کو خبر ملی کہ قریش پوری تیاری سے اپنے قافلہ اور مال کی حفاظت کے لیے آرہے ہیں۔ اور مکہ سے روانہ ہو گئے ہیں۔

چونکہ مسلمان کسی بڑی جنگ کی نیت سے نہ نکلے تھے اور اچھی طرح مسلح بھی نہ تھے اس لیے حضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے۔ مہاجرین میں سے حضرت

ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ اور دوسرے اصحاب نے مستعدی کا اظہار کیا۔ آپ نے پھر دریافت کیا تو پھر مہاجرین نے جنگ کی رائے دی آپ نے پھر سہ بارہ رائے طلب کی آپ کی غرض یہ تھی کہ انصار کی رائے معلوم ہو کیونکہ انصار نے عقبہ کی بیعت کے وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اپنے شہر میں آپ کی حفاظت کریں گے اور آپ کے دشمنوں سے لڑیں گے لیکن یہ انصار کے وطن سے دور اتفاقیہ جنگ کا موقع پیش آگیا تھا۔

سعد بن معاذؓ

حضورؐ کے بار بار دریافت کرنے سے انصار سمجھ گئے۔ سب سے پہلے انصار میں سے حضرت سعد بن معاذؓ اٹھے اور کہا کہ یارسول اللہ آپ کی غرض یہ ہے کہ ہم لوگوں کی رائے دریافت کریں میں انصار کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ آپ ہم میں سے جس کی رسی چاہیں کاٹ دیں اور جس کی چاہیں جوڑ دیں۔ آپ ہمارے اموال میں سے جتنا چاہیں لے لیں اور جتنا چاہیں ہمیں دیں اور جو آپ لے لیں گے وہ ہمارے لیے اس سے بہتر ہوگا جو آپ چھوڑ دیں گے۔ یارسول اللہ آپ جو حکم کریں گے ہم لوگوں کی رائے اس کے تابع ہوگی۔ یارسول اللہ آپ جہاں جائیں گے ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ یارسول اللہ آپ ارشاد فرمائیں تو اس سمندر میں آپ کے ساتھ داخل ہونے کو تیار ہیں۔ یارسول اللہ آپ جنگ کریں ہم میں سے کوئی بھی مخالفت نہیں کرے گا۔

حضرت مقدادؓ

حضرت مقداد نے فرمایا کہ یارسول اللہ ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں جنہوں نے اپنے نبی حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون ہم آپ کے غلام ہیں اور آپ کے داہنے بائیں آگے پیچھے جاں نثار ہونے کے لیے تیار ہیں۔

حضورؐ نے جب اپنے صحابہ کو اس طرح مستعد دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور آگے بڑھنے کا حکم دیا۔

ابوسفیان نکل گیا

ادھر ابوسفیان جب ساحل پر پہنچ گیا۔ اور اس کو اپنی حفاظت کا اطمینان ہوگیا تو اس نے قریش کو لکھا کہ تم لوگ اپنے مال اور آدمی کے بچانے کے لیے نکلے تھے اب لوٹ آؤ ہم لوگ بچ گئے اور مال سلامت ہے۔

قریش کی رائے میں اختلاف

ابوسفیان کا خط قریش کو اس وقت ملا جب وہ لوگ مقام جحفہ تک تھے۔ اور انہوں نے ارادہ کیا کہ لوٹ جائیں مگر ابوجہل نے قسم کھائی کہ ہم اس شان سے بدر تک جائیں گے۔ وہاں اونٹ ذبح کریں گے اور جس قدر عرب ہمارے پاس آئیں گے ان کو کھلائیں گے تاکہ اس کے بعد عربوں پر اور تمام قبائل پر ہمارا رعب چھا جائے۔

اخنس بن شریق نے لوٹنے کا مشورہ دیا مگر کسی نے نہ سنی۔ البتہ بنی زہرہ کے تمام آدمی اخنس کے ساتھ لوٹ آئے اس لیے کوئی زہری بدر میں شریک نہ ہوا۔

بنی ہاشم نے لوٹنا چاہا مگر ان کو ابوجہل نے لوٹنے نہ دیا البتہ طالب بن ابی طالب اور کچھ لوگ ان کے ساتھ مکہ واپس چلے گئے۔ باقی تمام قریش بدر کی طرف روانہ ہو گئے۔

ابوسفیان کی صحیح خبر مسلمانوں کو نہ ملی

حضورؐ نے بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا کو بھیجا تھا کہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لائیں۔ یہ لوگ بدر میں ابوسفیان کے آنے سے قبل پہنچے بدر کے کنوئیں کے پاس مجدی بن عمرو الجہنی موجود تھا اور دو عورتیں آپس میں گفتگو کر رہی تھیں کہ یہاں کل پرسوں تک قافلہ پہنچ جائے گا تو ہم اس میں کام کر کے تمہارا قرض ادا کر دیں گے۔ بسبس اور عدی نے یہ سنا تو اپنے جانور کو پانی پلا کر فوراً وہاں سے لوٹے اور رسول اللہ کو خبر دی۔

لیکن ان کے آنے کے بعد ابوسفیان خود قافلہ سے پہلے خبر لینے کے لیے بدر میں آیا اس نے مجدی بن عمرو سے دریافت کیا۔ اور لید میں کھجور کی گٹھلیاں دیکھیں تو سمجھ گیا کہ یہاں مدینہ کے مخبر آئے تھے۔ اس لیے قافلہ کو ساحل کی طرف لے گیا اور سلامت چلا گیا۔ مسلمانوں کو اس کے راستہ بدلنے کا حال معلوم نہ ہو سکا۔

قریش کے پہنچنے کی خبر

حضورؐ ذفران سے روانہ ہوئے اور جب مقام بدر کے قریب پہنچے تو ٹھہر گئے۔ شام کے وقت حضرت علی بن ابی طالبؓ زبیر بن العوامؓ سعد بن ابی وقاصؓ اور چند صحابہ کو بدر کی طرف بھیجا کہ خبر لائیں۔ ان لوگوں نے قلیب بدر پر قریش کے دو غلاموں کو پایا۔ پکڑ کر لے آئے۔ اس وقت حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے صحابہ نے غلاموں سے دریافت کیا کہ تم کس کے ساتھ ہو غلاموں نے جواب دیا کہ ہم قریش کے ساتھ پانی بھرنے پر مقرر ہیں صحابہ تو دل سے چاہتے تھے کہ ابوسفیان کا قافلہ ملے اس لیے ان کو غلاموں کا جواب پسند نہ ہوا اور ان کو مارا غلاموں نے ڈر سے کہہ دیا کہ ہم ابوسفیان کے ساتھ ہیں۔ تب انہوں نے چھوڑ دیا۔ اتنے میں حضورؐ نماز سے فارغ ہوگئے اور فرمایا کہ جب اس نے سچ کہا تب تم نے اس کو مارا اور جب جھوٹ بولا تو چھوڑ دیا۔ بخدا دونوں سچ بولے دونوں قریش کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد حضورؐ نے غلاموں سے دریافت کیا کہ قریش کہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدوہ قصویٰ میں یعنی انتہائی کنارہ میں جو بڑا ٹیلہ ہے اس کا نام عقنقل ہے۔ اسی کے پیچھے مقیم ہیں۔ پوچھا کتنے ہیں۔ کہا بہت ہیں۔ پوچھا تعداد۔ کہا یہ ہمیں معلوم نہیں۔ پوچھا روزانہ کتنے اونٹ ذبح ہوتے ہیں۔ کہا ایک روز نو ایک روز دس حضورؐ نے فرمایا کہ ہزار اور نو سو کے درمیان ہیں۔ پوچھا شرفا قریش میں سے کون کون ہیں۔ اس نے کہا عتبہ بن ربیعہ۔ شیبہ ابن ربیعہ۔ ابوالبختری بن ہشام حکیم بن

باقی صفحہ ۲۶ پر

از حافظ محمد اقبال رنگونی۔ انگلینڈ۔

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی

پاکستان کو گزند پہنچنے کا خطرہ کس سے ہے ___ ؟

الفضل میں ہے کہ :

وہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔ الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ۔

۱۔ یہ کہ آپ (مرزا صاحب) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول ہونے کے ہے نہ کسی اور لحاظ سے ۔

۲۔ آپ کے صحابہ آپ کی اس حیثیت سے محمد رسول اللہ کے ہی صحابہ ہیں جو اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم کی صفت کے مصداق ہیں" ۔

۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء

ایک آیت کریمہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ میرے بارے میں اتری ہے اور مجھے ہی اس کا حکم ہے :۔

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (اے رسول من اللہ) کہہ (اے غلام احمد) اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں"

(ماخوذ خاتم النبیین صہ بحوالہ البشریٰ ج ۲ صہ ۵۶)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ قادیانی حضرات کے نزدیک کلمہ شریف کے دوسرے جزء "محمد رسول اللہ" سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے اس لیے جب وہ کلمہ پڑھتے ہیں تو اسی اعتقاد کے ساتھ کہ ہم مرزا صاحب کا کلمہ پڑھ رہے ہیں جو محمد بھی ہے اور رسول بھی (معاذ اللہ)

بتلایئے کلمہ شریف کے دوسرے جزء "محمد رسول اللہ" کا دشمن کون ہے ؟ کیا اسی کا نام کلمہ شریف پر ایمان ہے ۔کیا اسی کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ہے ؟ اس کے باوجود بھی یہ شور وغونا اور واویلا کرنا کہ قادیانی حضرات محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور ؐ ہی کا کلمہ پڑھتے ہیں ۔ جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے ؟

گستاخی رسول کی انتہاء

قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ مانتے ہیں ۔ اس کی تعریف کے پل باندھتے ہیں مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی ان کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایئے تاکہ یہ حقیقت بھی واضح ہو جائے کہ کلمہ دوستی کسے کہتے ہیں اور کلمہ دشمنی کسے ؟

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

۱۔ "اس (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کرے گا ۔"

(اعجاز احمدی صہ ۷۱)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں (تحفہ گولڑویہ صہ ۶۷) میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے "

(براہین احمدیہ ج ۵ صہ ۵۶)

۳۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے ۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے"

(الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے اس کے مرید قاضی اکمل نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے ۔ اور مرزا قادیانی کی زندگی میں اس کے اخبار بدر کی ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں شائع ہوئے ۔

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق!
شرف پایا ہے نوع انس وجاں میں

مستند پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ان دونوں شعروں کو مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھا گیا تھا۔ مرزا صاحب نے نہ اس پر نکیر کی نہ قابل اعتراض بات سمجھی بلکہ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا جزاکم اللہ یہ کہہ کر اس خوشخط قطعہ کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔

(الفضل ۲۲۔ اگست ۱۹۴۴ء)

مرزا غلام احمد کا دوسرا مرید ڈاکٹر شاہ نواز خان کے الفاظ ملاحظہ کیجئے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت سے زیادہ تھا ...... اور جزئی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت پر حاصل ہے۔"

(تنظیم اہلسنت کا غلام احمد نمبر بحوالہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز)

الفضل میں شائع شدہ ایک ارشاد ملاحظہ کیجئے:

دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے آپ بڑے تھے۔ ممکن ہے۔ سب سے بڑے ہوں"

(الفضل ۲۹۔ اپریل ۱۹۲۷ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان الفاظ کو بھی پڑھ لیجئے۔

روضۂ آدم کہ تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

قادیانیوں نے اس عقیدہ کا خوب پرچار کیا اور پھر مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین نے یہ مانتے ہوئے بھی کہ کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہیں بڑھا برملا یہ اعلان کر دیا کہ "یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے"

(الفضل ۱۷۔ جولائی ۱۹۲۲ء)

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو سب نبیوں سے افضل تسلیم کر لیا اور ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی جتایا کہ اگر آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس روئے زمین پر موجود ہوتے تو وہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع کرتے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) دیکھئے الفضل ۲۲۔ فروری ۱۹۲۴ء) ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لاہوری، قادیانی ہونے کے باوجود اخبار الفضل میں شائع شدہ مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

"چنانچہ الفضل قادیان میں اس پر دھڑلے سے مضمون نکلا اور پھر اس کے بعد طرح طرح سے اس کا اعادہ کیا گیا اور کھلم کھلا ڈنکے کی چوٹ پر اس امر کا اعلان کیا جاتا رہا کہ اس پیشگوئی میں جس رسول کا وعدہ ہے اور جس کے متعلق اقرار کیا گیا ہے کہ ہر ایک نبی اس پر ایمان لائے اور اس کی نصرت کرے وہ مسیح موعود ہے اور یہ نہ سمجھا کہ اس طرح تو پھر لازم آئے گا کہ لو کان محمد حیا لما وسعہ الا اتباعی المسیح الموعود کہ محمد رسول اللہ زندہ ہوتے تو انہیں کوئی چارہ نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کی اتباع کرتے۔ یعنی مسیح موعود متبوع اور آقا ہوتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ متبع اور غلام ہوتے

یہ نتیجہ ایسا دقیق تو نہیں کہ انسان سمجھ نہ سکے مگر جب ایک قوم اپنے نبی کو سب نبیوں سے بڑھانا چاہتی ہے تو سب کچھ حلال ہو جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم کو ان نبیوں کے ذیل میں شمار کر دیا جن سے ایمان لانے اور نصرت کرنے کا اقرار کر لیا گیا تھا۔ گویا محمد رسول اللہ صلعم آج زندہ ہوتے تو مسیح موعود پر ایمان لاتے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور ہر ایک قسم کی اتباع اور نصرت کے لئے آپ کے احکام کی پیروی کو ذریعہ نجات سمجھتے۔

کیا اس سے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلعم کی ہتک متصور ہے کیا اس سے صاف نظر نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی پوزیشن کو بدرجہا بلند کرنے اور ان کو ایک آقا کی حیثیت دینے میں نہایت جرأت سے کام لیا گیا۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۲۲ ص ۳۲، ۷ جون ۱۹۳۴ء)

ملاحظہ فرمائیے قادیانی حضرات اپنے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا عقیدہ ہے! اسی لیے قادیانی حضرات اپنے مریدوں اور معتقدوں کو اس بات کی وصیت اور نصیحت کرتے ہیں کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق جوڑنے کے بجائے مرزا غلام احمد کی غلامی میں آ جاتے ہیں۔ اس لئے کہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ...... تھے۔ ان کے ناپاک و گستاخانہ الفاظ ملاحظہ کیجئے:

"اس ذات بابرکات (محمد قادیانی)

سے بھی تعلق پیدا کیجئے جو اپنے پہلے زمانہ والی تلوار اور نیزہ کو بند کرکے ایک نئی وردی جمالی پوشاک زیب تن کرکے آپ کے ملک میں چند بیاں تیرہ سو سالہ کے بعد تشریف لایا ہے۔"

(الفضل قادیان ۲۲ دسمبر ۱۹۳۲ء)

یعنی پہلا محمد خونخوار، تلوار و نیزہ کو اٹھانے والا، جھگڑنے والا اور دوسرا محمد (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) سراپا جمال، امن و آشتی کا پیغام سنانے والا (استغفر اللہ معاذ اللہ) یہ گستاخانہ الفاظ ایک کلمہ گو دوست کے ہو سکتے ہیں یا کسی دشمن کے؟ فیصلہ قارئین اور حنیف رامے صاحب ہی فرمائیں۔

آپ ہی اپنے طرزِ عمل کو دیکھیں ذرا
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

علماء کرام پر بہتان عظیم

جناب رامے صاحب مزید فرماتے ہیں کہ:
"ہمارے علماء اس بات پر تو فخر کر سکتے ہیں کہ کفر بھی کلمہ پڑھ اٹھیں۔ لیکن انہیں یہ برداشت نہیں کہ کچھ انسان کلمہ پڑھیں۔ کیا محض اس لیے کہ یہ انسان مذہب کے بارے میں جداگانہ رائے رکھتے ہیں"

جناب رامے صاحب سے یہ کس نے کہہ دیا کہ علماء کرام اس انسان کو برداشت نہیں کرتے جو کلمہ پڑھیں۔ یہ ان کی ناواقفی اور جہالت ہے۔ علماء کرام محنت اور تبلیغ تو اسی لیے کرتے ہیں کہ ساری کی ساری انسانیت اس ذات گرامی کی گرویدہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ہے۔ جس نے عالم انسانیت کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچایا جس نے مخلوق کا رشتہ خالق سے جوڑ دیا۔ علماء کرام اس انسان کو گلے لگاتے ہیں۔ جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لے۔ ان کے غلاموں میں شامل ہو جائے۔

ہاں علماء کرام تو درکنار ایک عام مسلمان بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ کلمہ میں محمد رسول اللہ تو پڑھے مگر مراد مرزا غلام احمد قادیانی کو سمجھے۔ قرآن میں شان تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو۔ مگر مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو بتلایا جائے۔ اسی کا نام تو منافقت اور دھوکہ دہی ہے۔ علماء کرام تو کہتے ہیں کہ کلمہ پڑھو مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا کلمہ پڑھنا ہے تو ہمیں برداشت نہیں۔ اس میں کونسی ناانصافی کی بات ہے؟

حنیف رامے صاحب کا یہ جملہ کہ "کیا محض اس لیے کہ انکا .... بھی نہایت غلط سوچ کا حامل ہے اس لیے کہ اگر ایک مذہب جو ایک ہی عقیدہ ہو اس کے اصول پر ایمان ہو فروعات میں رائے کا اختلاف ہو جائے۔ تو اس سے ملت تقسیم نہیں ہوتی مگر افسوس تو یہ کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اختلافات قطعی اور اصولی ہیں۔ چونکہ مذہب کی حقانیت و صداقت اور اس کے حق و باطل کے بارے میں قرآن و حدیث کا ارشاد قابل قبول ہوگا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو قرآن و حدیث کے بتلائے ہوئے اصول اور قادیانی مذہب کا اسلام سے دور کا بھی رشتہ نہیں اور اور خود قادیانی حضرات کو بھی اس کا اعتراف ہے جس کے چند حوالے پہلے گذر چکے ہیں ــــ اس لئے یہ کہنا پڑے گا کہ چونکہ قادیانی مذہب اسلام کے متوازی ایک مذہب کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اس لیے علماء کرام اور ملت اسلامیہ کے تمام مسلمانوں کو یہ چیز برداشت نہیں کہ ایک شخص کلمہ تو پڑھے مگر مراد اور مصداق کسی کو سمجھ کر دوسرے ناواقف لوگوں کو بھی گمراہی اور تباہی کی دلدل میں گرانے کی کوشش کرے۔

اعتراض

جناب رامے صاحب مزید فرماتے ہیں کہ
"میں نے اپنی زندگی کے پچاس سالوں میں بارہا مسلمان علماء کو اس امر پر فخر کرتے دیکھا ہے کہ کسی عیسائی یا یہودی مصنف نے اپنی کتاب میں اسلام یا پیغمبر اسلام کے بارے میں کوئی اچھی بات لکھدی۔ پر کیا آئندہ ہمارے علماء کرام ان کتابوں کو بھی جلانے کا اہتمام کیا کریں گے۔"

موصوف نے دبے الفاظ میں دبے لفظوں میں اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ جس طرح عیسائی یا یہودی مصنفین نے اپنی اپنی تصنیفات میں اسلام یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی بات لکھی تھی۔ اسی طرح قادیانیوں نے بھی اپنی کتب میں چند اچھی باتیں بھی لکھی ہیں۔ اسی طرح عیسائی یا یہودی مصنفین نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی قدر کے بارے میں جو گستاخانہ روش اختیار کی قادیانیوں کی تحریرات اور ان کا لب و لہجہ بھی ان کے ہو بہو بلکہ اس سے چند قدم آگے بڑھ گیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان کتابوں کے جلانے پر اتنا زور نہیں دیا جا رہا جتنا قادیانیوں کی کتب پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ آخر کیوں؟

جواب اس کا یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی مصنفین کی تصانیف جن سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم یا شعائر اسلام کی توہین ہوتی ہوا کی اشاعت کی کب اور کس نے اجازت دی؟ اگر گستاخانہ لب ولہجہ اختیار کیے بغیر کسی مستشرق نے کوئی ایسی کتاب لکھی ہو تو اسلام کی حقانیت ہونے کی صدا تھی جو ان غیر مسلموں کی زبان سے بھی نکل رہی تھی۔ (جاری ہے)

رپورٹ نمائندہ ختم نبوت

نذیر احمد بلوچ

میرپور خاص میں قادیانیوں نے ایک مسلمان کو شہید کر دیا

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) میرپور خاص میں ایک مسلمان کو تین قادیانیوں نے لوہے کے سریے مار مار کر شہید کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق جان محمد ولد عبداللہ زرداری ساکن رحیم نگر مقامی مل میں کلرک تھا جس کے دو بھائی بھی اس کے ساتھ مل میں مزدور تھے۔ تین قادیانی جن کے شہید کے ساتھ کچھ مراسم تھے۔ قادیانی ان مراسم سے فائدہ اٹھا کر روزانہ ٹیپ ریکارڈ اور مرزا طاہر کے کیسٹ لے کر اس کے گھر پہنچ جاتے اور اسے مجبور کرتے کہ وہ مرزا طاہر کے کیسٹ سنے جس پر وہ ان سے ناراضگی کا اظہار کرتا اور صاف طور پر کہہ دیتا کہ وہ اگر یہاں آتے ہیں تو کیسٹ نہ سنایا کریں۔ اس پر بھی باز نہ آئے تو شہید نے مرزائیوں کو صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے کافر اور مرتد ہے۔ آپ میرے ساتھ مراسم سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور مجھ پر اثر انداز ہو کر مجھے قادیانی بنانا چاہتے ہیں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جھوٹے نبی کو ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں اور نہ ہی میں قادیانیوں کو اچھا سمجھتا ہوں۔ اس لئے آپ لوگ آئندہ میرے گھر نہ آیا کریں۔ قادیانیوں نے اپنا شکار ہاتھ سے جاتے دیکھ کر اس سے تلخ کلامی شروع کر دی جس پر ایک قادیانی نے پستول نکال لیا۔ شہید نے فوراً کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا مرزائی نے شہید پر کئی فائر کئے سب کے سب فائر مس ہوتے چلے گئے جس پر انہوں نے لوہے کے سریوں سے مارنا شروع کر دیا لیکن وہ بہادر انسان ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند کرتا رہا۔ جب شہید زخموں سے نڈھال ہو کر گرا تو مرزائی اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ شہید کو زخمی حالت میں میرپور ہسپتال پہنچایا گیا تو ڈاکٹروں نے جواب دیدیا۔ کہا جاتا ہے کہ میرپور خاص شوگر مل کا ڈائریکٹر قادیانی ہے اس کے اثر و رسوخ استعمال کرنے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے علاج کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ بعد ازاں اسے زخمی حالت میں حیدر آباد لایا گیا وہاں بھی کامیابی نہ ہوئی تو کراچی لیجایا گیا جہاں اس نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی ؎

جان دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اے جان دینے والو محمدؐ کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے

پولیس رپورٹ درج کرنے اور ملزموں کو گرفتار کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتی رہی جس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ کیس کو ذاتی نوعیت کا کیس بنانا چاہتی تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب کو جب ٹنڈو آدم میں اس واقعہ کی اطلاع ملی تو وہ فوراً میرپور خاص پہنچے اور ایک وفد لے کر ڈپٹی کمشنر میرپور خاص سے ملے۔ جناب ڈی سی صاحب کو پہلے ہی اس واقعہ کے بارے میں غلط رپورٹ پہنچا دی گئی تھی۔ حضرت مولانا حمادی صاحب نے جب اس واقعہ کو بیان کرنا شروع کیا تو ڈی سی صاحب نے کہا کہ یہ ذاتی قسم کا جھگڑا ہے۔ مولانا نے بتایا کہ آپ محلے کا راؤنڈ لگائیں اور اہل محلہ سے پوچھیں قادیانی اسے مرتد بنانا چاہتے تھے وہ ٹیپ ریکارڈ اور کیسٹیں لے کر جایا کرتے تھے۔ صدارتی آرڈیننس کے تحت مرزائی ہرگز ہرگز تبلیغ نہیں کر سکتے ایک تو انہوں نے صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کی اور دوسرے قادیانیوں نے اسے شہید کر دیا لہٰذا اسے ذاتی نوعیت کا کیس نہ بنایا جائے۔ وفد کی ملاقات کے بعد صورتحال میں تبدیلی آئی ہے دو قادیانیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ایک قادیانی جو سٹوڈنٹس بتایا جاتا ہے مفرور ہے۔ اس واقعہ پر اندرون سندھ خاص طور پر ٹنڈو آدم، حیدر آباد اور میرپور خاص میں جمعہ کے اجتماعات میں علماء کرام نے زبردست احتجاج کیا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے دفتر میں نماز جمعہ سے قبل ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا جس میں ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں کہا گیا کہ ملک میں قادیانیوں کی جارحیت حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء اور ساہیوال میں حافظ بشیر احمد اور اظہر رفیق کی شہادت کے بعد یہ دوسرا بڑا واقعہ ہے۔ قرار داد میں مطالبہ کیا گیا کہ ملزموں کو سخت سزا دی جائے۔

دار الافتاء

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

تین سوال

س: یوم الحج یعنی ۹ ذی الحجہ کو مقام عرفات میں مسجد نمرہ میں جو ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں وہ ہمیشہ قصر کیوں پڑھی جاتی ہیں۔ جب کہ مکہ معظمہ سے عرفات کے میدان کا فاصلہ تین چار میل ہے اور قصر کے لیے مقام قیام سے ۴۸ میل یا ایسے ہی کچھ فاصلے کا ہونا ضروری ہے۔

ج: ہمارے عرفات میں قصر صرف مسافر کے لیے ہے۔ مقیم پوری نماز پڑھے گا۔ سعودی حضرات کے نزدیک قصر مناسک کی وجہ سے ہے۔ اس لیے امام خواہ مقیم ہو قصر ہی کرے گا۔ اب سنا ہے کہ احناف کے مسلک کی رعایت میں امام ریاض سے لایا جاتا ہے۔

س: نمازوں میں قرأت کے لیے الحمد کے بعد چھوٹی بڑی سورت کا پڑھنا کتنا ضروری ہے۔ ہم نے تو یہ پڑھا اور سنا ہے کہ ہر رکعت کی قرأت میں کم از کم چھوٹی آیتیں "تین" یا ایک بڑی سورت کافی ہے۔ اس کے علاوہ کیا یہ ضروری ہے کہ پہلی رکعت میں ہمیشہ بڑی سورت (یا زائد آیتیں) پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں چھوٹی سورت (یا کم آیتیں) مثال کے طور پر اگر الحمد کے بعد پہلی رکعت میں انا اعطینا (سورت) پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون یا اسی طرح پہلی رکعت میں قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الفلق پڑھی جائے تو یہ صحیح ہے یا نہیں۔ میں ہمیشہ پہلی رکعت میں بڑی اور دوسری رکعت میں نسبتاً چھوٹی سورت پڑھتا ہوں۔ مگر اگر ایسا کیا جائے کہ پہلے رکعت میں چھوٹی اور دوسری رکعت میں بڑی سورت پڑھ لی جائے تو اس سے نماز کی ادائیگی میں کچھ فرق تو نہیں پڑے گا۔

ج: دوسری میں نسبتاً چھوٹی سورہ پڑھی جاتی ہے۔ بڑی سورہ فرائض میں مکروہ ہے نوافل میں نہیں۔ اور آخری دس سورتیں چھوٹی ہی ہیں۔ اس لیے انا اعطینا کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھنا مکروہ نہیں۔

س: اگر وتر عشاء کی نماز کے بعد نہ پڑھے جائیں بلکہ تہجد کی نماز کے ساتھ پڑھے جائیں اس صورت میں پہلے تین رکعت وتر کی پڑھی جائیں اور بعد میں تہجد کی رکعتیں یا پہلے تہجد کی رکعتیں پڑھیں اور بعد میں وتر کی تین رکعتیں؟ نیز یہ کہ تہجد کی رکعتیں اگر کبھی چار، کبھی چھ، کبھی آٹھ اور کبھی دس بارہ پڑھی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں؟

ج: اگر وقت میں گنجائش ہو تب تو تہجد سے پہلے اور وتر بعد میں پڑھنے چاہئیں رکعات تہجد میں کمی بیشی کا کوئی مضائقہ نہیں۔ معمول تو ایک متعین کر لینا چاہیے۔ پھر وقت کی کمی بیشی کے لحاظ سے کم و بیش کر سکتے ہیں۔

یزید پلید

س: مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ ایک مشہور حدیث بسلسلہ فتح قسطنطنیہ ہے کہ جو پہلا دستہ فوج کا قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگا۔ ان لوگوں کی مغفرت ہوگی۔ یزید بھی اس دستے میں شریک تھا۔ اس لیے اس کی مغفرت ہوگی۔ ایسی صورت میں "یزید پلید" کہنا مناسب ہے؟ لوگ کتابوں میں یزید کو اکثر اس نام سے یاد کرتے ہیں۔

دوسرے کون جانتا ہے کہ یزید نے مرنے سے پہلے توبہ کر لی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے جب تک اس کا یقین نہ ہو جائے کہ فلاں کی موت کفر پر ہوئی ہے، اس کو کافر کہنا یا اس کو لعنت کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟

ج: یزید کو پلید کہنا اس کے کارناموں کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ حضرت حسین رض کی شہادت، اہل مدینہ کا قتل عام اور کعبہ شریف پر سنگباری اس کے سہ سالہ دور کے سیاہ کارنامے ہیں، یہ کہنا کہ ابن زیاد نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔ لہٰذا اس کی کوئی

ذمہ داری یزید پر عائد نہیں ہوتی بالکل غلط ہے۔ ابن زیاد نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ہی تو کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ جہاں تک حدیث شریف میں مغفرت کی بشارت کا تعلق ہے وہ بالکل صحیح ہے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یزید کے غلط کاموں کو بھی صحیح کہا جائے۔ مغفرت گنہگاروں کی ہوتی ہے اس لیے مغفرت اور گناہ میں کوئی تعارض نہیں۔ ہاں! یزید کے کفر کا فتویٰ دینا اس پر مبنی ہے کہ اس کے خاتمہ کا قطعی علم ہو، وہ ہے نہیں۔ اس لیے کفر کا فتویٰ اس پر ہم بھی نہیں دیتے۔ گو یزید کے سیاہ کارناموں کی وجہ سے اس کو بہت سے حضرات نے مستحق لعنت قرار دیا ہے۔ مگر اس کا نام لے کر لعنت ہم بھی نہیں کرتے۔ مگر کسی پر لعنت نہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی حمایت بھی کی جائے۔ واللہ اعلم۔

عریاں اور نیم عریاں تصاویر کا حکم

س: ہمارے ایک عزیز رشتہ دار کے گھر میں کچھ عریاں اور نیم عریاں تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ بندہ عالم دین تو نہیں مگر یہ کہ میں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ اور وہ عزیز مجھے مولانا کہہ کر چھیڑتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ تصاویر میرا کیا بگاڑ لیں گی۔ وہ عزیز شادی شدہ اور چار بچوں کے باپ ہیں۔ یہ بات مانتے ہیں کہ شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں جانداروں کی تصاویر رکھنے لگانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ مگر وہ اس کی کوئی عقلی اور سائنسی دلیل مانگتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں شادی شدہ ہوں اور جنس کے جذبات ختم ہو چکے ہیں۔ شرعی طریقہ (شادی) سے دل کی مراد بر آئی ہے۔ اب یہ تصاویر میرا کیا بگاڑ لیں گی۔ یہ کہ مجھے یا کسی اور کو کیوں کر خراب کر سکیں گے۔

اس لیے وہ یہ تصاویر اتارتے نہیں

ج: ایک مسلمان کے لیے تو اتنا ہی بس ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کام کا حکم فرمایا ہے۔ ضرور اس میں کوئی حکمت اور مصلحت ہوگی۔ اور فلاں چیز سے منع فرمایا ہے۔ ضرور اس میں کوئی قباحت ہوگی۔ اگر انسانی عقل تمام فوائد اور قباحتوں کا احاطہ کر لیا کرتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کیے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ جو شخص کسی حکم کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرتا جب تک کہ اس کا فلسفہ اس کی سمجھ میں نہ آجائے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا آپ کے عزیز کا یہ کہنا کہ تصویریں میرا کیا بگاڑ سکتی ہیں! بہت سخت بات ہے۔ ان کو اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ توبہ کرکے اور تصویریں اتار کر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے آگے سر جھکائیں۔ اس کے بعد اگر اطمینان قلب کے لیے اس کی حکمت اور فلسفہ بھی معلوم کرنا چاہیں تو مجھے لکھیں بلکہ بہتر ہوگا کہ خود مجھ سے ملیں میں ان شاء اللہ اس کی حکمتیں بھی عرض کر دوں گا۔ جس سے ان کی پوری تسکین ہو جائے گی۔ لیکن جب تک وہ حکم نبوی ﷺ کے آگے سر نہیں جھکاتے اور اپنی ناقص عقل و فہم کا بمقابلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرار نہیں کرتے کچھ نہ بتاؤں گا۔

خالی کیسٹ

لیاقت حسین، سکھر

س: کیا بحیثیت مسلمان ہمیں کیسٹ فروخت کرنے کا کاروبار کرنا چاہیے یا نہیں؟ آج کل یہ کاروبار بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ اس کو دیکھ میرے چھوٹے بھائی نے بہت ضد کر رکھی ہے۔ میرے منع کرنے کے باوجود بھی وہ یہ کام کر رہا ہے۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں ہمیں بتائیں کہ یہ کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس آمدنی ہی حلال کی کمائی میں ملنے سے کیا حلال کی بھی حرام ہو جائے گی۔ ہم سب بہن بھائی اکٹھے رہتے ہیں۔

ج: خالی کیسٹ فروخت کرنے میں تو کوئی حرج نہیں، گانوں کی کیسٹیں فروخت کرنا جائز نہیں۔

والدین کی اجازت اور تبلیغی جماعت

محمد اسلم، کراچی

س: تبلیغی جماعت میں جانا کیسا ہے۔ کیا ماں باپ کی اجازت لینی ضروری ہے۔ اور بغیر اجازت جائے اس کا جانا کیسا ہے۔ ماں باپ سے اس حالت میں بھی اجازت لینی ضروری جب کہ ان کو کسی بھی قسم کی ضرورت نہ ہو۔ یعنی نہ دینی اعتبار سے نہ دنیاوی اعتبار سے نہ مالی طور پر نہ جسمانی طور پر، ماں باپ جماعت میں جانے سے روکیں یا جانے سے ناراض ہوں۔ ان کا ناراض ہونا کیسا ہے

ج: تبلیغی جماعت میں دین سیکھنے کے لیے جانا ضروری ہے۔ ماں باپ اگر بغیر کسی معقول وجہ کے روکتے ہوں۔ تب بھی جانا چاہیے اس صورت میں والدین کا ناراض ہونا غلط ہے۔ وہ ناراضی کی وجہ سے گنہگار ہوں گے

س: شرعی رو سے لڑکی کو پردہ کرانا کس کے ذمہ ہے ماں کے یا باپ کے

ج: بچی کو جب وہ بالغ ہو جائے پردہ کرانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے۔ اور خود بچی اس پر فرض ہے۔

س: ہمارے دوست کی سوزوکی ہے۔ بچوں کو اسکول لے جاتے ہیں۔ اور لاتے ہیں۔ ہر

باقی صفحہ ۲۶ پر

منظور احمد الحسینی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کا

دورہ افریقہ

برصغیر کے بعض علماء کرام ۲۰ویں صدی میں مارشیس آئے۔ اور کچھ علماء نے باقاعدہ دورہ بھی کیا۔ لیکن خاص ختم نبوت پر کام کرنے والے علماء میں سے کوئی اب تک مارشیس نہ پہنچا تھا۔ جب کہ مارشیس میں مرزا بشیرالدین محمود قادیانی کے ابتدائی دور ہی میں قادیانیت کا ناپاک بیج بودیا گیا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بدقسمتی سے سر ظفراللہ خاں قادیانی وزارت خارجہ پر قابض رہا۔ اور پاکستان سے یہاں مرزائیت کا پرچار ہوتا رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ ختم نبوت کے خدام کی حیثیت سے ہم پہلی مرتبہ مارشیس کی سرزمین پر اترے۔ علماء کرام اور مسلمانان مارشیس نے انتہائی گرم جوشی سے شاندار استقبال کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مولانا اسمٰعیل بڑا صاحب، مولانا اخلاص احمد دیوبندی، مولانا عبدالحق ٹیمل، بھائی لوکھات صاحب، ائرپورٹ سے سیدھے روزہل شہر پہنچے۔ عصر کی نماز سُنی مسجد (روزہل) میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد علماء کرام اور مقامی احباب کے ہمراہ ایک میٹنگ ہوئی، مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مرزائیوں کی سرگرمیوں کے متعلق تبادلۂ خیال کیا گیا ہم نے یہاں کے دوستوں کو قادیانیت کے بارے میں بہت فکر مند پایا۔

کیونکہ اسی سُنی مسجد کے قریب ہی قادیانیوں کا ہیڈکوارٹر واقع ہے جو تقریباً بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں تعمیر کیا گیا۔ مغرب کے بعد میرے رفیق سفر عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے ختم نبوت کی اہمیت اور ختم نبوت کے پروگرام اور مقاصد پر اردو میں تقریر کی جسکا ترجمہ ساتھ ساتھ مقامی زبان میں کیا۔

عشاء کے بعد پہلے ہم مارشیس کے دارالحکومت پورٹ لوئی کی طرف روانہ ہوتے عشاء کی نماز مرکزی مسجد ڈی فورس روڈ میں ادا کی گئی۔ عشاء کے بعد وفد ختم نبوت کی غرض وغایت حاضرین کے سامنے بیان کی گئی۔ وفد کے پہنچتے ہی مارشیس کے دوستوں نے ایک کمیٹی بنائی جسکے ذمہ مارشس میں ہماری تقاریر کا پروگرام بنانا تھا۔

۱۰ر جنوری ۸۵ء کی صبح ہم مولانا عبدالغفار منصوری اور مولانا عبدالرحیم، خطیب جامع مسجد شان اسلام کے ساتھ پاکستانی سفارت خانے میں گئے۔ سفیر صاحب بڑے پرتپاک طریقہ سے ہم سے ملے۔ چائے بسکٹ وغیرہ سے ہماری تواضع کی۔ ہم نے ان کی خدمت میں مجلس کے مطبوعہ رسائل اور حالیہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی ایک کاپی پیش کی۔ ظہر کی نماز ہم نے شان اسلام میں ادا کی بعد ازاں مولانا اسماعیل بڑا کے گھر پرتکلف دعوت ہوئی۔ مولانا اسماعیل بڑا دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں۔ مارشیس میں کافی عرصہ سے مقیم ہیں۔ آپ کا پورے ملک میں بڑا مقام ہے۔ انتہائی بااخلاق منکسر المزاج اور کریم النفس بزرگ ہیں۔ جب بات کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہوں۔ آپ قادیانیوں کی سرگرمیوں کے متعلق کافی معلومات رکھتے ہیں۔ جہاں آپ نے بہت سے امور پر روشنی ڈالی وہاں یہ سچا واقعہ بھی سنایا۔ اس واقعہ کے راوی قاری عبدالرحمان ہیں۔ جو قصبہ ہاپوڑ (انڈیا) کے رہنے والے ہیں۔ قاری صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ متحدہ ہندوستان کی تقسیم سے قبل کی بات ہے۔ کہ میں (قاری عبدالرحمان) اور میرے ایک ساتھی کا لاہور جانا ہوا۔ ایک مسجد میں پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ کافی لوگ جمع ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ ہوگا۔ اتنے میں ایک زور دار اعلان ہوا کہ حضرات! ابھی ایک بیان ہوگا۔ ایسا بیان آپ نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک صاحب لوگوں کے سامنے بیٹھے تھے۔

اور زور سے کہا کہ جو کچھ میں کہوں گا مانو گے یا نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ماننے کی بات ہوگی تو ضرور مانیں گے۔ انہوں نے پھر گرجدار آواز میں کہا کہ آپ لوگوں کو بات ماننی پڑے گی۔ لوگوں نے کہا فرمایئے! تو یہ صاحب زور سے بولے۔ سنو! اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ سب نے کہا لاحول ولا قوۃ یہ کیسا بیان ہے۔ ہم ایسی بات سننے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ ان صاحب نے کہا اچھا ہاتھ پھیلاؤ لوگوں نے پھیلا دیئے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سب کے ہاتھوں میں (ہمارے سمیت) کاغذ کے پرزے آن گرے۔ سب نے ان پرزوں کو دیکھا تو ان پر کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ سب کاغذ ان کے ہاتھوں سے غائب ہوگئے۔ یہ صاحب پھر رعب دار آواز میں بولے سب ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ سب نے اٹھا لیے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ سب کے ہاتھ میں لکھے ہوئے کاغذ آگئے ہیں۔ اس پر لکھا ہے۔ من جانب اللہ الی بندہ فلاں یعنی میں (اللہ) نے اس شخص کو تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اس کی اطاعت کرو۔ جب تمام لوگوں نے یہ رقعہ جات پڑھ لیے۔ تو ان صاحب کی گرجدار آواز پھر گونجی اور کہا کہ اب تو مجھے نبی مانو گے۔ جنہوں نے مجھ کو نبی مانا ہے وہ کھڑے ہو جائیں۔ یہ سنتے ہی کچھ لوگ کھڑے ہوگئے۔ قاری صاحب فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی اور دیگر حضرات مسجد کے کونے میں چھپ گئے اور دل میں کہا کہ یہ شخص جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ اتنے میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ان صاحب نے تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کی نبوت کاذبہ کا اقرار کر لیا تھا۔ برا بھلا کہنا اور ڈانٹنا شروع کر دیا۔ اور انتہائی گونجدار آواز میں کہا تم سب کافر ہوگئے ہو نئے سرے سے کلمہ پڑھو ایمان اور نکاح کی تجدید کرو کیونکہ تم سب کا ایمان چلا گیا اور نکاح ٹوٹ گیا میں نے تم لوگوں پر مسمریزم کیا تھا اور تم نے سب کچھ مان لیا۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ پھر انہوں نے مرزا قادیانی کی تردید میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ان لوگوں پر افسوس ہے جو اس ملعون کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مرتد ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ خبردار کسی قادیانی کے دھوکے میں نہ آنا۔ ایمان سب سے قیمتی متاع ہے۔

مولانا اسماعیل بڑا بھائی نے یہ واقعہ سنایا' الفاظ میرے اور بیان ان کا ہے اس کے علاوہ انہوں نے بہت دلچسپ باتیں بھی سنائیں۔ مگر افسوس کہ ہم موضع تحریر میں نہ لا سکے۔ ہم ماریشس میں تقریباً ۱۰ دن رہے اس دوران۔ مولانا بڑا بھائی کے مشورے سے تمام پروگرام طے پاتے رہے۔ ہم دل میں یہ تمنا رکھتے تھے کہ آئندہ ماریشس جب آنا ہوا۔ تو مولانا سے مزید استفادہ کریں گے مگر افسوس کہ آپ ۲۷، ۲۸ جنوری کی درمیانی شب اس جہاں سے کوچ کر گئے اللہ تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

مولانا کے ہاں کھانے سے فراغت کے بعد ہم مولانا کے ساتھ مڈغاسکر کے سفارت خانے پہنچے۔ یہ سفارت خانہ ماریشس کے جس علاقے میں واقع ہے اس کا نام فریال ہے۔ یہ ماریشس کا خوبصورت ترین علاقہ ہے ہر کوٹھی اور مکانات کے ارد گرد بانسوں کے پودوں کی باڑھ ہے۔ اس علاقے میں ہر قسم کے درختوں کی بہتات ہے۔

یہاں سے ٹھیک ۴ بجے مولانا اسماعیل بڑا کے ہاں ماریشس کے قائمقام گورنر جنرل کے ہاں گورنر ہاؤس پہنچا۔ یہاں ہمارا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ہمیں ایک پرتکلف کمرے میں بٹھایا گیا۔ گورنر جنرل صاحب ہم سے مل کر بہت خوش ہوئے اور اپنی شان شایان ہماری چائے وغیرہ سے خوب تواضع کی۔ چائے کے دوران باتیں چلتی رہیں۔ آپ نے بتایا یہ وہی کمرہ ہے جس میں تمام دنیا کے سربراہ مملکت آکر بیٹھتے ہیں۔ چائے کے بعد ہم کو کئی نادر اشیاء دکھلائی گئیں۔ جس میں سے دو چیزیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۱) چاند سے لایا گیا وہ پتھر کا ٹکڑا جو خصوصی طور پر امریکی حکومت نے ماریشس کی حکومت کے لیے بطور تحفہ بھیجا تھا۔ (۲) ماریشس کا ملکی جھنڈا جو امریکی خلاباز اپنے ساتھ چاند پر لے گئے تھے۔

پونے ۵ بجے ہم نے گورنر صاحب سے اجازت چاہی اور مولانا بڑا کے ساتھ روز ہل روانہ ہوگئے۔ نماز عصر روز ہل سنی مسجد میں ادا کی۔ نماز کے بعد متصل مسجد ہی میں ایک خصوصی پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس میں نوجوانوں کے ان سوالات کے جوابات دیے گئے جو قادیانی عام طور پر مغالطہ دینے کے لیے پھیلاتے رہتے ہیں۔ آج شام سے ماریشس کے ریڈیو نے ہمارے پروگرام مقامی خبروں میں نشر کرنا شروع کر دیئے۔ جس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور لوگ جوق در جوق دور دراز علاقوں سے میلوں سفر کر کے ہمارے پروگراموں میں شرکت کرتے رہے۔

(جاری ہے)

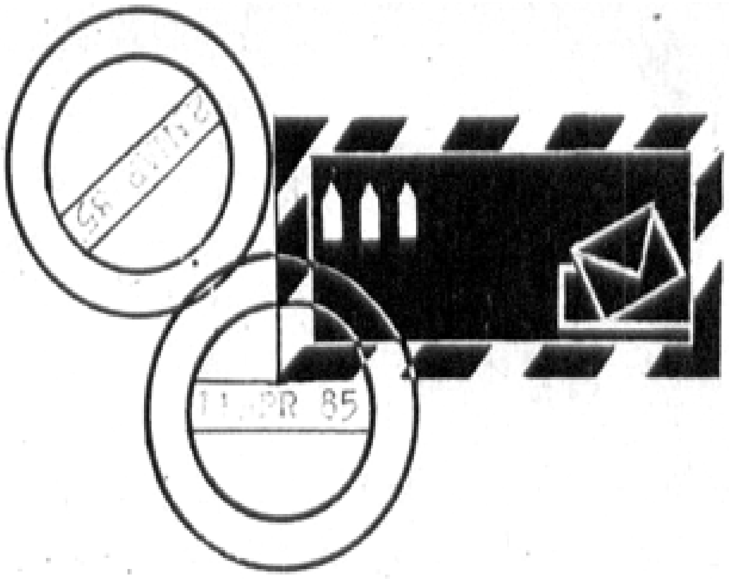

بزمِ ختمِ نبوت

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

مکرمی ایڈیٹر صاحب
سلام مسنون

گزشتہ دنوں ایک دوست سے مرزائیوں کا لاہور سے شائع ہونے والا ہفت روزہ ہاتھ لگا اس کے صفحہ ۱۳ پر ایک مضمون بعنوان "علامہ اقبال کا رخ سیاست ــ ڈاکٹر جاوید اقبال کی نظر میں" شائع ہوا ہے یہ جو مرزائیوں کے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ انگریزوں کا ایجنٹ اور دلال تھا۔ مضمون میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ کیا ہوا جو مرزا صاحب انگریز کے حامی تھے علامہ اقبال بھی تو تھے ــــ جب مرزائیوں سے کہا جائے کہ دیکھو مرزا صاحب نے غلطی کی' یہ گناہ کیا' شراب پی یا افیون کھائی وغیرہ وغیرہ ــــ تو مرزائی فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں نے بھی ایسا ہی کیا۔ حتیٰ کہ مرزائی ایک جھوٹے اور کذاب شخص کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا کے پاک نبیوں پر بھی الزام لگانے سے نہیں ہچکچاتے ــــ بہرحال جب انہوں نے دامن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور جانتے بوجھتے ایک مکار شخص کو نبوت کے منصب پر بٹھا دیا تو وہ جو چاہیں کریں جہاں چاہیں مریں ان پر تو فارسی کی یہ کہاوت صادق آتی ہے۔

"بے حیا باش ہرچہ خواہی کن"

مرزائی رسالے کے مذکورہ مضمون میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ جس طرح علامہ اقبال انگریز کے خلاف ایجی ٹیشن اور احتجاجی سیاست کے خلاف تھے اسی طرح مرزا قادیانی اور ان کی قادیانی جماعت بھی تھی حالانکہ ایجی ٹیشن کے خلاف ہونا کوئی ایسی بات نہیں کہ جس پر علامہ اقبال کو انگریز کا حامی قرار دیا جائے برخلاف مرزا قادیانی کے ــــ وہ انگریزی اقتدار کو اولی الامر قرار دیتے تھے اور اس کی اطاعت کو فرض بتلاتے تھے مرزا صاحب کہتے ہیں

"میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں"

ضرورۃ الامام صـ۲۳

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بد خواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو ــــ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں"

(رسالہ گورنمنٹ کی توجہ کے لائق صـ۱۲ ع ۷)

بتایئے کتنا فرق ہے علامہ اقبال اور قادیانی کے نظریات میں ــــ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ علامہ اقبال ایک سیاسی مفکر اور نامور شاعر تھے ان کا مہدی' مسیح' مجدد اور نبوت کا دعویٰ نہیں تھا جبکہ مرزا قادیانی کا تھا ــــ کیا خدا کے کسی بھی نبی نے ایسی تعلیم دی ہے کہ ظالم و جابر حکومت کے سامنے جھک جاؤ۔

امان اللہ بلوچ ــــ سکھر

میں آپ کا مشکور ہوں

گرامی قدر!
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کے رسالے مل گئے میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ یقین کیجئے میرے علم میں اس سے قبل نہیں تھا کہ مرزائیت کے خلاف اتنا مؤثر رسالہ اور لٹریچر کہیں سے فراہم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نعرۂ حق بلند کرنے والے حضرات اور ان کے جملہ معاونین و خدام کی خدمات کو قبول فرمائے آمین

اپنے محلہ میں ایک لائبریری گھر میں ہی بنا رکھی ہے مسلک حقہ کی تبلیغ و ترویج کے لئے کوشاں ہوں۔ دوست احباب کے علاوہ عام پڑھے لکھے باذوق حضرات کو عاریتاً کتابیں پیش کرتا ہوں۔ خانقاہ شریف سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی کے خدمت گذاروں میں سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ شرف حقیقتاً نصیب فرمائے رکھے اور ان پاکیزہ ہستیوں کے ارشادات عالیہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

براہ کرم میرے نام پرچہ مستقل جاری کر دیں

فقط محمد نذیر رانجھا
اسلام آباد

کالج کیلئے لٹریچر کی ضرورت

گذشتہ دنوں فیصل آباد سے "قادیانیوں کی کلمہ مہم" کے دو تین اسٹکر ملے جو کہ آج بھی گوجرہ کالج میں لگے ہوئے ہیں۔ کل ایک صاحب ریلوے اسٹیشن فیصل آباد سے ایک کتاب "قادیانیوں کی طرف سے توہین کلمہ" حاصل کرکے ہم کالج میں زبانی تبلیغ تو کر رہے ہیں لیکن لٹریچر قطعاً نہیں لہٰذا قادیانیوں کی کلمہ مہم کے اسٹکرز اور مذکورہ کتاب ضرور ارسال فرمائیں۔

محمد ندیم گوجرہ

نوٹ۔ آپ کے حصہ کا لٹریچر جس میں اسٹکر مذکورہ کتاب اور دوسرا لٹریچر ہے فیصل آباد دفتر پہنچ چکا ہے۔ آپ وہیں سے وصول کریں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی اور لاہور کا تعزیتی جلسہ

محترم ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم! آپ کا پرچہ "ختم نبوت" کبھی کبھار نظر سے گذرتا ہے۔ ماشاء اللہ خوب ہے لیکن ایک بات مجھے سمجھ میں نہیں آئی کہ ایک طرف تو آپ تحفظ ختم نبوت کے علمبردار ہیں اور یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ مرزائی مرتد ہیں ان کے کلمے نماز، روزے وغیرہ کا اعتبار نہیں۔ دوسری طرف حضرت مولانا عبید اللہ انور مرحوم کے تعزیتی جلسے میں جب راجہ منور کی آمد پر ہنگامہ ہوا اور راجہ منور کو یہ کہہ کر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دی کہ وہ "قادیانی" ہے۔ تو آپ کے رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب نے فرمایا

"اسلامی شخصیات کو غیر مسلم بھی خراج عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر راجہ منور قادیانی ہیں اور وہ مولانا عبید اللہ انور کو خراج عقیدت پیش کرنے آئے ہیں۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں!"
(جنگ لاہور صفحہ کالم ۱۹ مئی ۸۵ء)

قطع نظر اس کے کہ راجہ منور قادیانی ہے یا مسلمان۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا قادیانی آپ کے کسی بزرگ کی تعزیت کرنے کے لیے آپ کے اسٹیج پر آ سکتے ہیں؟ حالانکہ قادیانی کافر ہی نہیں مرتد بھی ہیں۔

ڈاکٹر ذکاء اللہ صدیقی، گوالمنڈی لاہور۔

برادرم! مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی ہمارے ملک کے قابل احترام عالم دین ہیں جو کچھ انہوں نے لاہور کے تعزیتی جلسہ میں کہا یہ ان کا ذاتی نقطہ نظر ہے۔ مزید تحقیق کے لیے آپ ان سے رجوع کریں۔ البتہ ہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ مولانا موصوف مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیدار تو کجا رکن بھی نہیں ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سیاست میں حصہ لیتے ہیں اور انہوں نے صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور کامیاب بھی ہوئے۔ جب کہ مجلس کا کوئی رکن یا عہدیدار ہر قسم کی انتخابی سیاست سے دور رہتا ہے۔ (ادارہ)

قادیانیت۔ حساس ترین مسئلہ

محترم و مکرم جناب مولانا خان محمد صاحب
سلام مسنون!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

قادیانیت سے متعلق جس مسئلے کا ذکر آپ نے اپنے خط میں کیا۔ "یقیناً" وہ ہمارے ملک کا حساس ترین مسئلہ ہے۔ ہمیں اس کی سنگینی کا احساس ہے آپ کے احساسات اور آپ کی فکر ملاحظہ کرکے ہمیں فخر محسوس ہو رہا ہے کہ ہم بھی اسی فکر کو لیے ہوئے آپ کے شانہ بشانہ راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں۔ دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

والسلام
ایڈیٹر "سوئے منزل" راولپنڈی

کنٹونمنٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹو افسر نے قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی

اخبارِ ختم نبوت

بورڈ کے مسلمان عملے میں تشویش کی لہر دوڑ گئی

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) کنٹونمنٹ بورڈ کراچی میں چیف ایگزیکٹو افسر کے عہدے پر ایک قادیانی کو لاہور سے تبدیل کر کے کراچی مقرر کر دیا گیا ہے۔ افسر مذکور نے چارج سنبھالتے ہی قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی ہے۔ مسلمانوں کا عملہ کا کھلا تمسخر اڑاتا رہتا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں مخصوص مرزائی عقائد کی تشہیر کرتا رہتا ہے جب سے اس نے قادیانیت کی تبلیغ شروع کی ہے مسلمان عملہ میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کے حضرات نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ اس قادیانی افسر کو فوراً یہاں سے تبدیل کرایا جائے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں محلہ وار مجاہدین ختم نبوت کی تشکیل

ایک دن میں ۹۹ مجاہدین نے نام لکھوائے۔ مرکزی ہدایات کے مطابق کام کرنے کا عہد

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت)

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مولانا عبدالجلیل صاحب سیوال مقیم بائیوٹ نے ڈیرہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ دورے کے دوران انہوں نے کئی مساجد میں مجالس ذکر اور مختلف عنوانات پر خطاب فرمایا۔ مسجد جلال میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں آپ نے صحابہ کرامؓ کے معیارِ حق ہونے پر دلائل دیئے۔ صحابہؓ کی عظمت اور ختم نبوت کی اہمیت اور مجاہدین ختم نبوت کے فضائل بیان فرمائے۔ حضرت موصوف کے حکم پر امیر مجلس تحفظ ختم نبوت محمد ریاض الحسن گنگوہی نے مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے مجاہدین کے متعلق پروگرام بتایا۔ اور کہا کہ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشورہ کے مطابق ہر مسجد محلہ سے گیارہ گیارہ مجاہدین کی تشکیل کی جاوے گی اور ایک سالار ہر مسجد سے بنایا جاوے گا۔ حاضرین کی خواہش اور تقاضے پر حضرت صاحب کی موجودگی میں آج ہی شروع کیا جاوے۔ اس پر گیارہ مجاہدین نے اپنے نام لکھوائے۔ اسی طرح دیگر مساجد میں روزانہ پروگرام کے مطابق ۹ مساجد محلہ جات سے مجاہدین کی تشکیل ہوئی۔ جامع مسجد مکی، جامع مسجد بخاری، جامع مسجد حافظ جمال، جامع مسجد جوشاہ، مسجد حنیفیہ سخاہ شیرازی، مسجد محلہ میرن، مسجد محلہ بخاری اور جامع مسجد مدنی مدرسہ عثمانیہ میر یالی۔ حضرت صاحب نے واپسی سے قبل تمام ۹۹ مجاہدین اور علماء کرام، دانشور اور معززین شہر کو کھانے کی دعوت دی۔ حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا کام جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ دین میں اگر ختم نبوت پر پختہ ایمان نہیں تو کوئی عمل بھی اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔ مجاہدین ختم نبوت سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ لوگ بڑے مبارک ہو اس میں نام لکھوا کر علماء کرام کی موجودگی میں اس محفل میں تشریف لائے ہو اللہ آپ کو قبول فرمائے۔ اس کے بعد اسی سلسلہ میں فضائل بیان فرماتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات آئندہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاسوں اور پروگراموں میں جماعت سمجھتے ہوئے حصہ لیتے رہیں گے۔ اور گنگوہی صاحب جو مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جو ہدایات آئیں گی انکو آگاہ کرتے رہیں گے۔ سب نے باآواز بلند ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے کہا کہ ہم مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب کے حکم پر ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ پھر حضرت میاں صاحب کے حکم پر محمد ریاض الحسن گنگوہی مخاطب ہوئے اور تحریک ختم پر شروع سے آج تک مختصر روشنی ڈالی۔ اور اسی طرح یہ اجلاس دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے عہدہ داروں کا انتخاب

گزشتہ جمعہ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داروں کے انتخابات عمل میں آئے۔ امیر میر احمد شبیر لالی، نائب امیر چوہدری محمد رمضان، اکرام حسین قریشی، ناظم اعلیٰ چوہدری محمد شفیع، نائب ناظم جناب نور خان، سید عبدالمتین شاہ ناظم تبلیغ حافظ محمد یوسف، ناظم نشرواشاعت ریاض حسین معاونین غلام دستگیر مقرر ہوئے۔ مرکزی مجلس عمومی کے لئے جناب اقبال حسین قریشی، حافظ محمد یوسف، میر احمد شبیر لالی اور چوہدری محمد شفیع کے نام تجویز ہوئے۔

خطیب ربوہ کا دورہ سون سکیسر

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے ایک ہفتہ سون سکیسر ضلع خوشاب کا دورہ کیا مولانا موصوف نے منارہ، پیل، مجابہ، مردوال، نوشہرہ، انگہ، اچھالی، کردھی، کفری میں بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا خطیب ربوہ نے اپنی تقاریر میں مرزائیوں کے خطرناک عقائد گمراہ نظریات بیان کئے۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارگزاری پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

شمع ختمِ نبوت کے پروانے قادیانیوں کی ہر سازش ناکام بنادیں گے

مسلم کالونی ربوہ میں مناظرِ اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر کا خطاب

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں مناظرِ اسلام استاذ المبلغین حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر اپنے تبلیغی دورے پر واپسی پر ربوہ تشریف لائے۔ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی، قاری محمد اسحاق اور دوسرے احباب و طلبائے مدرسہ ختم نبوت خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ مولانا نے رات ربوہ میں قیام فرمایا اور صبح کو درس قرآن پاک دیا۔ درس میں متعدد حضرات نے شرکت کی۔ مولانا نے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی کے کذب پر مفصل بیان فرمایا۔ انہوں نے اپنے بیان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، حضرت قاضی صاحبؒ، حضرت جالندھریؒ سے لیکر مولانا محمد شریف جالندھریؒ تک سب کی خدمات پر روشنی ڈالی اور انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا ہمارے اکابر کی کوششوں سے قادیانیوں کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ اب قادیانی اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں لیکن شمع ختم نبوت کے پروانے اپنے اتحاد سے قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔ مولانا نے ربوہ میں جماعتی کام پر اظہار اطمینان فرمایا اور خطیب ربوہ مولانا خدا بخش، قاری شبیر احمد، قاری محمد اسحاق کو خصوصی لگن اور محنت سے تبلیغی سلسلہ کو تیز تر کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مولانا فیصل آباد روانہ ہوگئے۔

تحصیل ٹانک کیلئے مجلس عہدہ داروں کا انتخاب

مکی مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ٹانک کا انتخابی اجلاس زیر صدارت ضلعی امیر جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوگئے۔ امیر مولانا غلام محمد صاحب خطیب جامع مسجد مکی، ناظم اعلیٰ صوبیدار حاجی میر ولی خان صاحب، ناظم تبلیغ مولانا جانباز خان صاحب، ناظم نشر و اشاعت حاجی حمید اللہ خان صاحب، خازن قاضی اقبال صاحب۔ مرکزی مجلس عمومی کے لئے مولانا غلام محمد اور صوبیدار حاجی میر ولی خان صاحب کو نامزد چنا گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں طالب علم راہنما محمد زبیر انجم، حاجی میر ... ان خان ناظم اعلیٰ نے خطاب کیا بعد میں مندرجہ مطالبات ... گئے۔ اجلاس میں قومی اسمبلی کے ڈیرہ سے منتخب رکن پیر صابر اور دیگر ممبران سے مطالبہ کیا کہ وہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرائیں۔ مولانا اسلم قریشی کو زندہ یا شہید بازیاب کیا جائے اور مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے ملک واپس بلا کر اس کے خلاف اسلم قریشی کیس کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جائے۔ اجلاس میں بلوچستان میں ختم نبوت کانفرنس پر پابندی کی سخت مذمت کی گئی اور گرفتار علماء کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ آخر میں مجلس کے ضلعی امیر جناب محمد ریاض الحسن گنگوہی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے جیالے کارکنوں نے کٹھن مراحل سے گذر کر تحریک کو کامیاب کرایا۔ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کا مطالبہ کیا۔

اے سی مانسہرہ کو تبدیل کیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ

مانسہرہ۔ قاری محمد افضل ناظم اطلاعات کی اطلاع کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحئی صاحب دامت برکاتہم خطیب جامع مسجد ناڑی منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد افضل نے تلاوت کلام پاک سے کیا بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کرتے ہوئے اراکین کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا کہ جولائی ۱۹۸۴ء میں دالتے کے ایک مرزائی عبدالرحیم نے وہاں کے جملہ مسلمانوں پر بشمول وہاں کے خطیب صاحب اے سی مانسہرہ کے پاس استغاثہ دائر کیا مگر مرزائی مذکورہ گواہ پیش کرنے میں تساہل سے کام لیتا رہا، ۱۰۷ کے مقدمے میں اگر مدعی گواہ پیش نہ کر سکے تو ایک دو تاریخوں کے بعد مقدمہ خارج ہو جاتا ہے مگر اے سی صاحب مدعی کو ڈھیل دیتے رہے کہ چلو اگلی تاریخ پر گواہ پیش کردینا۔ اس طرح کرتے کرتے دس ماہ مسلسل مقدمہ چلا بالآخر ۲۲ اپریل ۱۹۸۵ء کو مرزائیوں کے حق میں اور مسلمانوں کے خلاف فیصلہ دیتے ہوئے دالتے کے خطیب مولانا خلیل الرحمٰن اور چھ دیگر مسلمانوں کو بیس بیس ہزار روپے ضمانت میں پابند کر دیا اور وہاں کے نمبردار اور مدعی کو ضمانت سے مستثنیٰ قرار دیدیا لہٰذا ہم اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ صدر ضیاء کے آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ایک حکومت کے اہل کار کے ہاتھوں ہو رہی ہے یہ اسلام کے ساتھ مذاق ہے کہ وہاں کے خطیب صاحب ختم نبوت پر تقریر نہ کریں اور اگر کریں تو مرزائی یہ کہہ دیں کہ ہمیں خطرہ ہے تو ضمانت داخل کرانا ہوگی۔ اس کے بعد سید منظور احمد شاہ، مولانا عبداللطیف خاکی، مولانا نور محمد خواجگان، مولانا نذیر احمد، مولانا خلیل الرحمٰن دالتہ، مولانا معین صاحب اچھڑیاں، مولانا غلام نبی اچھڑیاں، مولانا رفیق الرحمٰن

بقیہ: ممبران اسمبلی کا خطاب

(ر)ہیں گے۔ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے استعماری آقاؤں کی شہ پر برصغیر میں وہی رول ادا کرنا چاہتا ہے جو مشرق وسطیٰ میں اسرائیل ادا کر رہا ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مختلف ادوار کا ذکر کیا اور بتایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کن مشکل مراحل سے گزر کر آج اس مرحلہ پر پہنچی ہے۔ انہوں نے شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد نے ارکانِ اسمبلی کو یقین دلایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے سرگرمیوں کے سلسلہ میں عوام کے منتخب نمائندوں سے مسلسل رابطہ قائم رکھے گی۔ عصرانہ کی تقریب سے الحاج سید امین گیلانی، حافظ عبدالماجد اور قاری فدا محمد ضیا نے بھی خطاب کیا

کنگز طلبا مانسہرہ، قاری محمد افضل مولانا عبداللہ خالد نے اجلاس سے خطاب کیا۔ آخر میں مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے خطاب کیا اور فرمایا کہ اے سی مانسہرہ کے طرزِ عمل سے مسلمانانِ مانسہرہ کے خصوصاً اور مسلمانانِ پاکستان کے دل عموماً مجروح ہوئے اور اس فیصلے سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا ہے یہ اسلام کے ساتھ مذاق ہے ہم اس فیصلے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں اور فیصلے کو جانبدارانہ سمجھتے ہیں۔ اس شخص کی کارستانی سے حالات خراب ہونے کا خطرہ ہے لہٰذا اے سی مانسہرہ کامران علی کو یہاں سے فوراً تبدیل کیا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ دوسرے دن نماز جمعہ کے اجتماع پر ضلع بھر کی مساجد میں اے سی مانسہرہ کی تبدیلی کی قرارداد پیش کی گئی اور بھرپور تائید سے منظور ہوئی، یہی قرارداد گورنر سرحد جنرل فضل حق وزیر اعلیٰ ارباب جہانگیر خان، کمشنر ہزارہ خالد منصور، ڈپٹی کمشنر مانسہرہ سلمان غنی کو بھی جسٹری کی گئی، قرارداد کا متن مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کا یہ اجتماع ۲۴ اپریل کو واقعہ کے خطیب صاحب کو پابند خطابت کرنے ختم نبوت پر تقریر سے روکنے اور ووٹوں کے جلد دیگر مسلمانوں کے پابند خطابت ہونے اور فریق مخالف کو مستثنیٰ قرار دینے کے فیصلہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اسے مسلمانوں میں انتشار کا سبب سمجھتا ہے۔ اے سی مانسہرہ کے طرزِ عمل اور رویہ کو جانبدارانہ سمجھتے ہوئے حکام بالا سے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کامران علی کو مانسہرہ سے فوراً تبدیل کیا جائے۔

قادیانی گروہ استعماری قوتوں کا آلہ کار ہے

گوجرانوالہ میں مجلس کی طرف سے استقبالیہ

ممبرانِ اسمبلی کا خطاب

قومی اسمبلی کے رکن شیخ محمد منصور نے کہا ہے کہ قادیانی گروہ استعماری قوتوں کا آلہ کار ہے اور ملک و دین کے خلاف اس گروہ کی سازشوں کا پوری طرح تعاقب کیا جائے گا۔ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی طرف سے مقامی ہوٹل میں منتخب ارکان اسمبلی کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب کی صدارت مقامی مجلس کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد نے کی اور اس میں ریٹائرڈ بریگیڈیئر محمد اصغر ایم این اے، ریٹائرڈ بریگیڈیئر افتخار بشیر ملک ایم این اے اور عثمان ابراہیم ایم پی اے کے علاوہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں علامہ محمد یوسف عثمانی، چوہدری غلام نبی اور حافظ محمد ثاقب سمیت سرکردہ علماء اور شہریوں نے شرکت کی شیخ محمد منصور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی استعمار نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو ختم کرنے اور فکری انتشار پیدا کرنے کے لئے قادیانی گروہ کو جنم دیا ہے اور آج تک یہ گروہ استعماری قوتوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے اس لئے تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ اس گروہ کی سازشوں کا تعاقب کریں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ کے افراد مختلف کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں اور انہوں نے پاکستان کی معیشت اور سیاست پر اسی طرح قبضہ کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی جس طرح یہودی امریکہ پر مسلط ہیں لیکن پاکستان کے علماء اور عوام کی مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے باعث قادیانی اس سازش میں اب تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے منتخب نمائندے اسمبلیوں میں تحریک ختم نبوت کے مطالبات کے حق میں مؤثر آواز اٹھائیں گے۔ اور ہم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عوام اور علماء کی جدوجہد کا مکمل طور پر ساتھ دیں گے۔ قومی اسمبلی کے رکن ریٹائرڈ بریگیڈیئر محمد اصغر نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ غیر مسلم ہے اور اس گروہ کو مسلمانوں کے مذہبی شعائر کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس سے انتشار پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی مسلسل گمشدگی انتہائی افسوس ناک ہے اور حکومت کو اس معاملہ میں عوام اور ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد میں لیتے ہوئے اب تک ہونے والی تفتیش کے نتائج سے ان کو آگاہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسمبلی کے اندر اور باہر مجلس ختم نبوت کے جائز مطالبات کی حمایت کریں گے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں شریک ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں اور تحریک ختم نبوت کے مطالبات اور تقاضوں سے عوام کے منتخب نمائندوں کو آگاہ کرتے رہیں تاکہ ارکان اسمبلی اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کر سکیں۔

پنجاب اسمبلی کے رکن عثمان ابراہیم بار ایٹ لاء نے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو یقین دلایا کہ وہ اور ان کے دیگر رفقا پنجاب اسمبلی میں مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی اور مجلس ختم نبوت کے مطالبات کے لئے مؤثر آواز اٹھائیں گے اور اجلاس سے قبل ہم خیال ارکان سے مل کر اس سلسلہ میں مشترکہ لائحہ عمل طے

بقیہ صفحہ ۲۱ پر

ربوہ اسٹیشن سے قادیانی اے ایس ایم کا فوراً تبادلہ کیا جائے

ربوہ۔ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے مشترکہ بیان میں ریلوے حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر سلیم احمد قادیانی اے ایس ایم کا آنا انتہائی افسوس ناک واقعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر ملک میں گڑبڑ کرانا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس قادیانی کے ذریعے ۱۹۷۴ء کی طرح پھر یہاں کوئی گڑبڑ کرائی جائے۔ کیونکہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر جو واقعہ رونما ہوا تھا اس وقت بھی ربوہ اسٹیشن پر قادیانی تعینات تھا۔ جمعہ کے اجتماع میں بھی قادیانی مذکور کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔

قاسم العلوم فقیروالی، مفتی اعظم پاکستان کی نظر میں

آج بتاریخ ۲۷ رجب ۱۴۰۵ برفاقت مولانا بدیع الزمان صاحب استاد حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی، و مولانا ابوبکر صاحب رفیق دار الافتاء مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی میں مختصر وقت کیلئے حاضری کا اتفاق ہوا۔ مدرسہ دیکھ کر بے پایاں خوشی ہوئی یہ مدرسہ حضرت مولانا فضل محمد صاحب کا تاسیس کردہ ہے۔ مدرسہ کا دار القرآن ایک مایہ ناز شعبہ ہے۔ اسی طرح درجات کتب بھی بہت ہی خوب ہیں یہاں طلبہ دورہ حدیث یہاں سے ایک طالب علم نے بہت عمدہ قرأت کی کہ اس سے بہتر ممکن نہ تھی۔ غرض مدرسہ سے بہت ہی متاثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقیات سے نوازے۔ بحمد اللہ مولانا کے دونوں صاحبزادے مولانا مرحوم کے خلف الصدق اور اپنے والد کے اس پودا کی خوب آبیاری کر رہے ہیں۔ غالباً اس نواح میں ایسا جامع اور مرتب مدرسہ دوسرا نہیں ہے۔ اہل ثروت و مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی کی اپنے صدقات و عطیات سے بھرپور امداد فرمائیں۔ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ بہت ہی اجر دے گا۔

ولی حسن

دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ھمو

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۴۹

S-I-T-E

تعارف و تبصرے

نئی مطبوعات

مولانا منظور احمد الحسینی

اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک رکن ماہ رمضان المبارک کے روزے ہیں اس اہم ترین عنوان اور موضوع پر آج تک سینکڑوں ہزاروں چھوٹے بڑے رسائل لکھے جا چکے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا. زیرنظر کتاب (جو تقریباً ۱۶۵ عنوانات پر مشتمل ہے) میں رمضان کے جملہ فضائل و مسائل کے علاوہ صلوٰۃ تراویح لیلۃ القدر اور اعتکاف جیسے اہم عنوانات پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے. "تحفۂ رمضانؒ" کے بارے حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحئی صاحب عارفی مدظلہٗ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کتاب تحفۂ رمضانؒ میرے پیش نظر ہے مضامین کے ہمہ گیر عنوانات دیکھ کر معلوم ہوا کہ محترم مؤلف نے دور حاضر کے تقاضوں کو محسوس کرکے عوام کو روزہ کی اہمیت، خصوصیت اور ضرورت و نافعیت کی طرف بہت ہی ذہن نشین انداز سے متوجہ کیا ہے اور یہ احکامات شرعیہ کی تبلیغ کا نہایت مؤثر اسلوب ہے. اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ شرف قبولیت کے ساتھ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید و نافع فرمادیں اور مؤلف کے لئے سرمایہ نجات بنائیں"

کتاب پر مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہٗ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری مدظلہٗ کے علاوہ دیگر علماء کی بھی تقریظات ہیں. یہ کتاب مجموعی طور پر اس عنوان کی ایک اچھی کتاب قرار دی جا سکتی ہے ائمہ مساجد کے پاس خصوصیت کے ساتھ اس کتاب کا ہونا ضروری ہے.

ختم نبوت کیلنڈر

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، قیمت ۵ روپے

پتہ: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد

ادارہ اشاعت المعارف عرصہ پانچ سال سے فیصل آباد میں اسلامی علوم و معارف کی اشاعت میں مصروف ہے اس ادارے نے نہایت قلیل عرصے میں ہزاروں کتابیں کیلنڈرز شائع کرکے گراں قدر اسلامی خدمات سرانجام دی ہیں یہ ادارہ توحید و سنّت کی اشاعت، علوم صحابہ و خلفاء راشدین و اہل بیت کے فروغ اور اسلام کے عالمگیر پیغام کو مختلف ذرائع سے نئی نسل کے سامنے پیش کر رہا ہے.

فاضل مؤلف نے تھوڑے عرصے میں علمی میدان میں گرانقدر کتب کا اضافہ کیا ہے. آپ کی چند تالیفات حسب ذیل ہیں فیصل اک روشن ستارہ، سیدنا معاویہؓ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، خمینی ازم اور اسلام تحریک نظام مصطفیٰؐ وغیرہ. کتب کے علاوہ آپ نے اسلامی کیلنڈرز اور اسٹکر بھی مرتب فرمائے ہیں. زیر نظر ختم نبوت کیلنڈرز اس موضوع پر نہایت اعلیٰ معلومات کا حامل ہے کتابت عمدہ اور طباعت دیدہ زیب ہے.

اس دور کا عظیم فتنہ

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہٗ صفحات ۷۰، پتہ: اقراء روضۃ الاطفال III ایچ ناظم آباد کراچی ۱۸

حدیث نبوی قرآن مجید کی شرح و تفصیل ہے اور مذہب اسلام کی تشکیل حدیث و سنت پر موقوف ہے. نیز حدیث نبوی امت اور نبی امت صلی اللہ علیہ کے درمیان زبردست رابطہ ہے. اسلام ایک وسیع نظام زندگی ہے جو عقائد و عبادات سے لے کر حکومت و سیاست تمام مسائل پر حاوی ہے ان تمام مسائل کا احاطہ تعلیمات نبویؐ اور احادیث نبویہؐ ہی کئے ہوئے ہیں. اگر احادیث نبویہؐ

کو درمیان سے نکال دیا جائے تو دین متین کی تکمیل و تشریح نامکمل رہتی ہے۔

انکار حدیث کا فتنہ تمام فتنوں کی جڑ ہے۔ چودھویں صدی میں جو نئے نئے فتنے پیدا ہوئے ان میں سب سے گمراہ کن اور خطرناک فتنہ نیچریت ہے۔ فرقہ نیچریت سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احکام شریعت کو قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے اپنی ناقص عقل کو معیار ٹھہرایا اسی بنیاد پر چودھویں صدی کے سب سے بڑے فتنے کے بانی مرزا غلام احمد نے انبیاء کرام کے تمام معجزات حیات عیسیٰؑ اور قرآن و حدیث سے ثابت شدہ دیگر تمام مسلمات کا انکار کیا ہے۔ اس خطرناک فتنے کا علماء نے بروقت نوٹس لیتے ہوئے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بحمدہ تعالیٰ یہ فتنہ آہستہ آہستہ دم توڑ رہا ہے۔ اس وقت پاکستان میں اس قادیانی فتنے کی طرح دوسرا فتنہ آنجہانی غلام احمد پرویز کا ہے۔ جو مرزا غلام احمد کا ہم نام و ہم کام ہے۔ اس رسالہ میں مفتی صاحب مدظلہٗ نے پرویز اور اس قسم کے لوگوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اہل اسلام کو ان کے مکر و فریب سے آگاہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو امت کے لئے مفید بنائے اور ناشرین کو دنیا و آخرت میں بیش از بیش ترقیات سے نوازے۔

نمازِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

الشیخ محمد الیاس فیصل مدینہ منورہ
صفحات ۲۶۴، قیمت ۲۵ روپے
پتہ: دستی سینٹر مسجد اشرفیہ چوک سنت نگر لاہور

مدت مدیدسے اہل سنت والجماعت عوام و خواص میں یہ تقاضا شدت اختیار کر رہا تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں نماز کے اہم مسائل، قرآن کریم، سنت خیر الانام اور آثارِ صحابہ سے مدلل کر کے آسان انداز میں پیش کیا جائے۔

الشیخ محمد الیاس فیصل نے نماز پیغمبر کے عنوان سے یہ بیش قیمت علمی کتاب نہایت محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ زیر نظر کتاب ۵۳ عنوانات پر مشتمل ہے اسلوب تحریر عام فہم بامحاورہ سلیس اور تحقیقی ہے اور اس کا ہر مسئلہ استدلال کی قوت سے بھرپور ہے۔ فاضل مؤلف نے کتاب کے مقدمہ میں تعارف فقہ، امام ابو حنیفہ کا علمی و فقہی مقام اور مسئلہ اجتہاد و تقلید لکھ کر اس کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام و خواص کے لئے نافع بنائے آمین تمام اہل علم اور آئمہ مساجد کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔"

اجلاس مجلس عمومی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سہ سالہ انتخابات کے لیے ۱۸ شوال ۱۴۰۵ بمطابق ۷ جولائی ۱۹۸۵ء بروز اتوار بوقت صبح ۸ بجے، دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان میں مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس طلب فرمایا ہے۔

تمام مقامی جماعتوں کے ذمہ داران، عہدہ داران اور مبلغین کو چاہیے کہ وہ ۲۵ رمضان تک جن مقامات پر ابھی مقامی انتخاب نہیں ہوئے وہ مکمل کر کے مرکزی مجلس عمومی کے نمائندگان کے نام بمع مکمل پتہ جات سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ کریں تاکہ انہیں دعوت نامے جاری کیے جاسکیں۔ جن مقامات پر مقامی مجلس کے انتخابات اور مرکزی مجلس عمومی کے نمائندگان کی تشکیل کے لیے مجلس کے مطبوعہ فارم نہیں پہنچے وہ فوری دفتر مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔

۲۵ رمضان المبارک تک اس کام کی تکمیل لازمی ہے۔ ۲۵ رمضان المبارک کے بعد فوری مجلس عمومی کے ارکان کو بذریعہ ڈاک دعوت نامے جاری کر دیئے جائیں گے۔

عزیز الرحمٰن جالندھری
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان

درود شریف کے آداب

۱۔ درود شریف پڑھتے وقت بدن اور کپڑے پاک صاف ہوں۔

۲۔ بہتر یہ ہے کہ وضو سے پڑھے اگرچہ بلا وضو بھی جائز ہے۔

۳۔ جب آپ کا نام نامی لکھے تو اس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پورا جملہ لکھے۔ ایک شخص کی عادت تھی کہ حدیث کی کتاب میں آپ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ علیہ لکھتا تھا۔ اسے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔ ارے تو اپنی ۴۰ نیکیاں کیوں کم کرتا ہے۔ اگر وسلم بھی لکھا کرے تو تیری ۴۰ نیکیاں بڑھ جائیں

بقیہ : خصائل نبوی ﷺ

کہ میں نے ایک مرتبہ یہ طے کرلیا کہ عبادت میں بہت کوشش کروں گا۔ دن میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا۔ اور رات کو روزانہ ایک کلام مجید ختم کیا کروں گا۔ میرے والد نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کردیا۔ ایک مرتبہ والد نے بیوی سے میرا حال دریافت کیا اس نے عرض کیا بہت نیک آدمی ہیں۔ رات بھر بستر پر نہیں آتے نہ کسی سے کوئی واسطہ رکھیں۔ میرے والد مجھ پر بہت خفا ہوئے کہ میں نے کیسی شریف عورت سے تیرا نکاح کیا تھا۔ تو نے اس کو معلق چھوڑ رکھا ہے۔ مجھ پر غلبہ شوق میں کچھ اثر نہ ہوا۔ والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کردی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ میں نے سنا ہے کہ تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہو۔ اور رات بھر نماز پڑھتے ہو۔ میں عرض کیا حضرت ﷺ صحیح ہے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہ کیا کرو کبھی روزہ رکھا کرو اور کبھی افطار۔ اسی طرح رات کو نمازیں پڑھا کروں اور سویا بھی کرو۔ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے کہ رات کو جاگنے سے ضعیف ہوجاتی ہیں۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اولاد کا بھی حق ہے۔ ملنے والوں کا بھی حق ہے۔

بقیہ : آپ کے مسائل

مہینہ کرایہ لیتے ہیں۔ اب اسکول میں دو ماہ کی چھٹیاں ہو رہی اس ماہ کا کرایہ لینا جائز ہے کہ نہیں۔

ج۔ اگر اسکول والے بخوشی تعطیل کے زمانے کا کرایہ بھی دیں تو جائز ہے۔

بقیہ : مہ صفات

روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوتے ہیں۔ اور ان کے جبڑے چرے ہوتے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں تو آپ ﷺ کو بتایا گیا یہ لوگ روزہ خور ہیں، جو رمضان کے ختم ہونے سے پہلے روزے ختم کردیا کرتے تھے۔ (ابن خزیمہ)

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا، اور نمازوں کی کثرت ہو جاتی تھی، اور دعا بڑی عاجزی سے مانگا کرتے تھے۔ اور خوف خدا کا زیادہ غلبہ ہوجاتا ہے۔ (در منثور)

ایک آج کل کے ہم مسلمان ہیں کہ خوف خدا دلوں سے نکل چکا ہے۔ نہ کسی کا ڈر ہے، نہ شرم ہے، نہ حیا ہے اور رمضان کے محترم مہینہ میں کھلم کھلا بازاروں میں کھاتے پھرتے ہیں۔ او ہوٹلوں کی رونق بڑھاتے ہیں۔

اور بعض ایسے دریدہ دہن اور گستاخ مسلمان بھی ہیں جو نڈر ہوکر ایسے کفریہ کلمات بک دیتے ہیں۔ جن کا زبان سے نکالنا بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ مثلاً یہ کہ روزہ رکھے وہ جس کے گھر میں (معاذ اللہ) کھانے کو نہ ہو۔ علما نے لکھا ہے کہ ایسا گستاخ شخص کافر ہے۔

در مختار میں ہے کہ لو اکل عمداً بلا عذر یقتل۔ یعنی اگر کوئی مسلمان بلا عذر شرعی کھلم کھلا کھائے پئے تو اس کو (خلیفہ اسلام) قتل کی سزا دے۔

لیکن جس ملک میں اسلامی حکومت نہ ہو یا اسلامی قوانین جاری نہ ہوں تو اس وقت ایمان کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ اس قسم کی باتوں کو دل سے برا سمجھے اور نفرت کرے۔

بقیہ غزوہ بدر

حزام۔ زمل بن خویلد۔ حارث بن عامر بن نوفل۔ نضر بن الحارث، زمعہ بن الاسود۔ ابوجہل بن ہشام۔ امیہ بن خلف۔ نبیہ بن الحجاج۔ سہیل بن عمرو۔ عمرو بن عبدود حضور صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر پاروں کو تمہاری طرف ڈال دیا ہے۔

مقامی حالات اور مسلمانوں کی مستعدی

قریش جس مقام پر ٹھہرے تھے اس کے بعد ایک بڑا ٹیلہ تھا جس کا نام عقنقل تھا اس کے بعد نشیب نرم اور ہموار ملی ہوئی زمین تھی پھر ریت کا بڑا میدان تھا اور اس میدان میں کئی کنوئیں تھے اس میدان کے عدوۃ الدنیا یعنی دوسرے کنارہ پر بلند زمین تھی۔ اور ریتلی تھی۔ اور اس جگہ جو گڑھا تھا اس میں پانی بہت اور لطیف پانی تھا۔ اس جگہ ہر سال بازار لگا کرتا تھا اور عرب جمع ہوا کرتے تھے حضرت حباب بن المنذر بن الجموح اس مقام کے حالات سے خوب واقف تھے۔

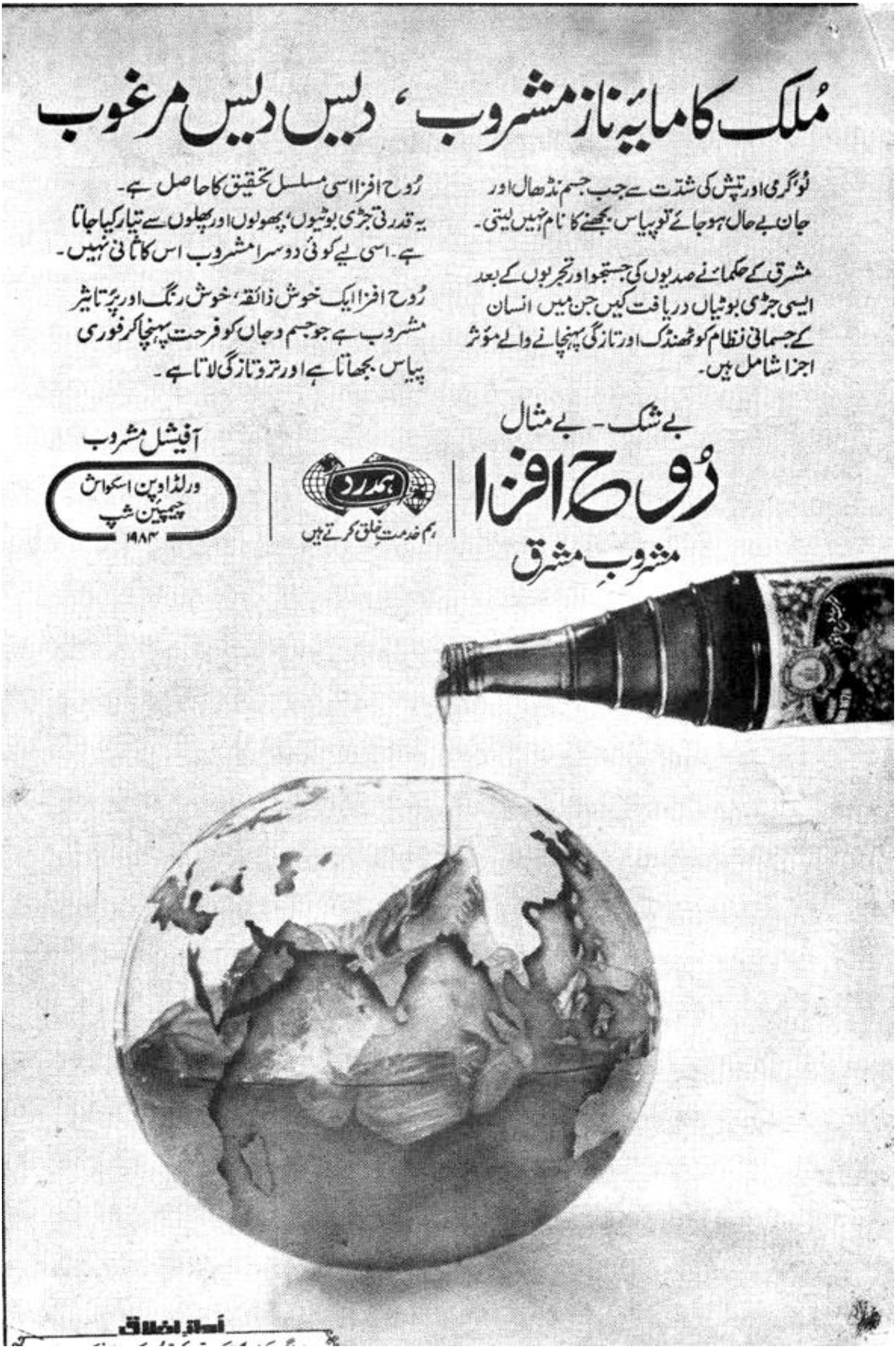
ملک کا مایۂ ناز مشروب، دیس دیس مرغوب
لُو گرمی اور تپش کی شدت سے جب جسم نڈھال اور
جان بے حال ہو جائے تو پیاس بجھنے کا نام نہیں لیتی۔
مشرق کے حکمائے صدیوں کی جستجو اور تجربوں کے بعد
ایسی جڑی بوٹیاں دریافت کیں جن میں انسان
کے جسمانی نظام کو ٹھنڈک اور تازگی پہنچانے والے مؤثر
اجزا شامل ہیں۔
رُوح افزا اسی مسلسل تحقیق کا حاصل ہے۔
یہ قدرتی جڑی بوٹیوں، پھولوں اور پھلوں سے تیار کیا جاتا
ہے۔ اسی لیے کوئی دوسرا مشروب اس کا ثانی نہیں۔
رُوح افزا ایک خوش ذائقہ، خوش رنگ اور پُرتاثیر
مشروب ہے جو جسم و جاں کو فرحت پہنچا کر فوری
پیاس بجھاتا ہے اور تر و تازگی لاتا ہے۔
بے شک ۔ بے مثال
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
آفیشل مشروب
ورلڈ اوپن اسکواش
چیمپئن شپ
۱۹۸۴

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کو مضبوط بنائیے

مرشد العلما حضرت مولانا خان محمد مدظلہ امیرِ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل

قادیانی، مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں امسال قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے ۲۵ کروڑ روپے کے بجٹ کا اعلان کیا ہے۔

کیا آپ نے اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے اپنی آمدنی سے کچھ رقم مختص کی ہے؟

"مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان"

- جو ملت اسلامیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ ہے۔
- جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔
- جس کو شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت حاصل رہی۔
- جس کے ملک بھر میں ۴۰ سے زیادہ دفاتر اور ۵۰ فاضل مبلغ کام سرانجام دے رہے ہیں۔
- جو لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔
- جس نے پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے ملک میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں کامیاب تحریکیں چلائیں۔
- جس کے مبلغین ہر سال بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں۔
- جس کے دو ہفت وار جرائد شائع ہوتے رہیں۔
- جس کے بارہ دینی مدارس اور مسجدیں ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔
- جس نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کیس میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اہم بات

- قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں وہاں دو مساجد و مدارس قائم ہیں جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔
- ساہیوال شہدا کیس میں اب تک مجلس نے چوتیس ہزار روپے خرچ کئے۔
- حال ہی میں مجلس کا ایک وفد کینیا، جنوبی افریقہ، ماریشس اور ری یونین کو دورہ کر کے واپس آیا ہے۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔
مخیر دوستوں اور درد مندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں

رقوم جمع کرانے کیلئے

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان ملتان۔ مجلس تحفظِ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۷۶۳۳۸ ۔ جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۷۱۱۶۷